ماہنامہ

دختران اسلام

لاہور

ستمبر 2018ء

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

سفیرۂ کربلا، فاتح کوفہ و شام سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

افواجِ پاکستان نے ضربِ عضب اور ردالفساد جیسے کامیاب آپریشنز کیے

”جدید طب اور خدمت کی سیاست کا معتبر نام“

ڈاکٹر یاسمین راشد کا خصوصی انٹرویو

ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کا تنظیمی دورہ یورپ: رپورٹ

MSM سسٹرز کے زیر اہتمام بسلسلہ یوم آزادی ملک گیر شجر کاری مہم

زونل نگران خیبر پختونخوا کا دس روزہ تنظیمی دورہ

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 25 شمارہ: 9 ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ - محرم ۱۴۴۰ھ / ستمبر 2018ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت
نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ اقبال، ڈاکٹر سعدیہ نصر اللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
افنان بابر، مسز رافعہ علی

رائٹرز فورم
مسز راضیہ نوید، آسیہ سیف
ہانیہ ملک، ہادیہ ثاقب، سمیعہ اسلام
مومنہ ملک، جویریہ سحرش

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام —— فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ

(حکومت کی پہلی ترجیح ویمن امپاورمنٹ اور غربت کا خاتمہ ہونی چاہیے) 4

فکرِ شیخ الاسلام

''قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے'' مرتبہ: نازیہ عبدالستار 5

منتخب مضامین

سفیرۂ کربلا، فاتح کوفہ اور شام سیدہ زینبؓ مصباح کبیر 8

6 ستمبر یوم دفاع پر خصوصی تحریر ام حبیبہ 11

(آثارِ قلم) ذبحِ اسماعیلؑ سے ذبحِ حسینؓ تک مرتبہ: ماریہ عروج 14

''لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب'' سمعیہ اسلام 17

(فقہ النساء) وضو طہارت و ایمان کا لازمی جزو ہما لطیف 19

(الہدایہ کارنر) قرآن کا زیور قرآن کو خوبصورتی سے پڑھنا اقراء مبین 21

Eagers Time ہادیہ خان 23

گلدستہ

ایلوویرا کے فوائد، کچن کارنر، اقوال مرتبہ: ادیبہ شہزادی 25

(آپ کی صحت) کالا موتیا، بینائی کا خاموش قاتل ڈاکٹر راحیلہ ناز 27

راہ نوردِ شوق

ڈاکٹر یاسمین راشد کا خصوصی انٹرویو پینل: ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ماریہ عروج 28

ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کا تنظیمی دورہ یورپ: خصوصی رپورٹ 31

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں 32

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ. وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

(لقمان، ۳۱:۱۱تا ۱۳)

’’یہ اللہ کی مخلوق ہے، پس (اے مشرکو!) مجھے دکھاؤ جو کچھ اللہ کے سوا دوسروں نے پیدا کیا ہو۔ بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں○ اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی، (اور اس سے فرمایا) کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بے شک اللہ بے نیاز ہے (خود ہی) سزاوارِ حمد ہے○ اور (یاد کیجیے) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسے نصیحت کر رہا تھا، اے میرے فرزند! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے‘‘

(ترجمہ عرفان القرآن)

فرمان نبوی ﷺ

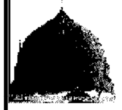

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدُّ فَقْرَكَ وَ إِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. عَنْ أَبِي خَلَّادٍ ص (وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی (کبھی) ختم نہیں کروں گا۔ حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ (جو کہ صحابی رسول ہیں) روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کر دی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔‘‘

(ماخوذ المنہاج السوی من الحدیث النبوی، ص۳۷۸، ۳۷۹)

خواب

علاج آتش رومیؔ کے سوز میں ہے تیرا
تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں
اسی کے فیض سے میری نگاہ ہے روشن
اسی کے فیض سے میرے سبو میں ہے جیحوں
(بال جبریل، ص:۵۷۸)

تعبیر

اگر ہم اس عظیم مملکت پاکستان کو خوش اور خوشحال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی توجہ لوگوں اور بالخصوص غریب طبقے کی فلاح و بہبود پر مرکوز کرنی پڑے گی۔

(خطبہ صدارت دستور ساز اسمبلی پاکستان، 11 اگست 1947ء)

تکمیل

شوق لقاء میں اگر دل کو لذت ملے تو یہ دل کی راحت ہے، ورنہ دعا کے طور پر تو ہر کوئی کہہ لے گا کہ اے اللہ! ہمیں اپنی ملاقات کا شوق عطا کرتا کہ ہم تیرا دیدار کرسکیں اگر اس خواہش دیدار کی کیفیت میں دل کو راحت و سرور ملے تو سمجھیں کہ دل قلب سلیم ہے۔ اگر دل کا التفات اور رجحان و رغبت اللہ کی بجائے غیر کی طرف ہو تو یہ دل کی بیماری ہے یعنی اگر دل کی رغبت مال، حرص و لالچ، جاہ و منصب، عزت وشہرت کی طرف ہو تو سمجھیں کہ دل بیمار ہے۔ اگر غیر کی طرف جھک جائے تو سمجھیں مریض ہے اور اگر غیر کا التفات چھوڑ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کرے تو سمجھیں کہ اس کا علاج ہوگا۔ غیر کی طرف التفات نہ کر کے دوبارہ اللہ کی طرف رجوع کرنا اس مرض کی دوا ہے۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری: قلب سلیم کی علامات اور اثراتِ صحبت، منہاج القرآن اگست 2018ء)

اداریہ

حکومت کی پہلی ترجیح ویمن امپاورمنٹ اور غربت کا خاتمہ ہونی چاہیے

25 جولائی 2018ء عام انتخابات کے نتیجے میں نئی حکومت تشکیل پا چکی ہے اور چاروں صوبائی اسمبلیوں نے بھی باضابطہ طور پر اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے، پاکستان میں گزشتہ چار دہائیوں پر پھیلی ہوئی دو جماعتوں کی سیاست اس بار ثمر بار نہ ہو سکی اور عوام نے ایک نئی جماعت تحریک انصاف کو مینڈیٹ دیا تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان بطور وزیراعظم اپنے کام کا آغاز کر چکے ہیں اور عوام کی نظریں ان کی پہلے 100 دن کی کارکردگی پر ہیں، ہر جماعت جب بھی اقتدار میں آتی ہے تو وہ بڑے بڑے بلند و بانگ دعوے کرتی ہے،عوام کے مسائل حل کرنے، خواتین کی امپاورمنٹ اور غربت کے خاتمے کے پلان مرتب کرنے کا عزم ظاہر کرتی ہے مگر جب بھی ماضی میں کسی حکومت کے اقتدار کا دورانیہ مکمل ہوا تو اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ غربت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے، تعلیم صحت کی سہولتیں پہلے سے کم ہو گئی ہیں، انصاف کی فراہمی اور عدم تحفظ کے مسائل ناگفتہ بہ ہو چکے، جدید دنیا کے جمہوری نظام میں منشور کو ایک خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے، وہاں کے پڑھے لکھے عوام ہر جماعت کے منشور کو بغور پڑھتے اور پھر ووٹ دینے کا فیصلہ کرتے ہیں اور وہ کسی بھی حکومت کی کارکردگی کا جائزہ منشور میں کیے گئے وعدوں پر عملدرآمد سے لیتے ہیں، بدقسمتی سے پاکستان میں منشور کو محض بیانات کی حد تک اہمیت دی جاتی ہے، تحریک انصاف نے تبدیلی کا نعرہ لگایا، دیکھتے ہیں اس تبدیلی کے اثرات اور ثمرات سے خواتین کس طرح مستفید ہوتی ہیں، 21 ویں صدی میں بھی پاکستان کی خواتین کو بعض حوالوں سے زمانہ غار والے مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے، آج بھی خواتین کو وٹے سٹے، کم عمری اور جبری شادیوں کے مسائل کا سامنا ہے، سٹریٹ کرائم میں سب سے زیادہ نشانہ خواتین بنتی ہیں، شرح خواندگی میں خواتین سب سے نچلے درجے پر ہیں، روزگار کی فراہمی کے حوالے سے بھی خواتین کو نظرانداز کیا جاتا ہے، تیزاب سے جلائے جانا اور سرکاری اداروں بالخصوص پولیس کی طرف سے چادر اور چار دیواری کے تقدس کی پامالی کے واقعات میں بھی ہوشربا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، خواتین کی امپاورمنٹ ایک اہم ایشو ہے اور نئی حکومت سے خواتین یہ توقع رکھتی ہیں کہ ایسی قانون سازی کی جائے گی جو خواتین کو ترقی کے مواقع فراہم کرنے میں معاون ثابت ہو گی، خواتین کی امپاورمنٹ میں خشت اول انہیں تعلیم فراہم کرنا ہے، نئی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سوسائٹی کے جملہ کمزور طبقات بالخصوص خواتین کو بنیادی، تکنیکی اور اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کیلئے پالیسیاں مرتب کرے، بچیوں کو گھر کی دہلیز کے قریب ترین بنیادی تعلیم کی فراہمی یقینی بنائے اور پھر میرٹ کے شفاف نظام کے تحت خواتین کو بھی ملازمتوں کے مواقع ملنے چاہئیں، پسند اور ناپسند کی بجائے میرٹ کے تحت فیصلے ہوئے تو یقیناً چار دہائیوں پر پھیلے ہوئے خواتین کے استحصال اور مسائل کو کم کرنے میں مدد ملے گی، دوسرے نمبر پر سب سے بڑا سماجی مسئلہ غربت ہے، غربت کے منفی اثرات بھی کسی نہ کسی شکل میں سب سے زیادہ خواتین پر مرتب ہوئے ہیں۔ غربت، موجودہ مسائل کی جڑ ہے، غربت کی وجہ سے لوگ قانون ہاتھ میں لیتے ہیں، غربت کی وجہ سے ہی سوسائٹی میں انتہا پسندی اور دہشتگردی پروان چڑھتی ہے، غربت کے خاتمے کیلئے ماضی میں زکوٰۃ کی تقسیم، بیت المال سے مالی مدد کی فراہمی یا بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ذریعے نقد مالی مدد جیسے اقدامات نظر آتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں یہ اقدامات بھکاری بنانے کیلئے تو مفید ہو سکتے ہیں مگر غربت کے خاتمے کیلئے یہ سارے پروگرام مفید ثابت نہ ہو سکے، آج بھی پاکستان کی 50 فیصد سے زائد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے، چین کی ایک مشہور کہاوت ہے کہ کسی کو مچھلی خرید کر دینے کی بجائے اسے مچھلی پکڑنے والا کانٹا خرید کر دیں کہ وہ خود مچھلی کا شکار کرے تو غربت کے خاتمے کیلئے موجودہ حکمرانوں کو فنی تعلیم کو عام کرنے کی طرف توجہ دینا ہو گی اور فنی تعلیم میں خواتین کیلئے زیادہ سے زیادہ منصوبہ جات تشکیل دیئے جانے چاہئیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ موجودہ حکمران عوامی خدمت میں کامیاب ہوں اور عوام نے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان پر وہ پورا اتریں۔

''قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے''

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت امام حسینؓ کی شہادت کی خبر ان کے بچپن میں ہی دے دی تھی

دریائے فرات کے کنارے کھڑے ہوکر مولا علیؓ نے فرمایا ''یہاں آلِ محمد ﷺ کا خون بہے گا''

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

حضور نبی اکرم ﷺ کی امت میں بہت سی شہادتیں ہوئیں اور آپ سے قبل امم سابقہ میں بھی بڑی شہادتیں ہوئیں مگر ہمیشہ تاریخ کا قاعدہ ہے جب شہادت کا سانحہ وقوع پذیر ہوجائے تو پھر اس کی شہرت ہوتی ہے لیکن سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت ایک ایسی عظیم شہادت ہے کہ اس کی شہرت آپؓ کے بچپن میں ہی ہوگئی تھی۔ یعنی 53، 54 سال شہادت کی شہرت لوگوں کی زبان پر رہی۔ اس کی کوئی مثال کسی دوسری شہادت میں نہیں ملتی۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں آپ کو ذبح کررہا ہوں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ بیٹے نے عرض کیا: جو اللہ کا حکم ہوا ہے وہ آپ کردیجیے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ امر الٰہی میں بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے اوندھے منہ لٹا کر جب چھری چلانے لگے تو اللہ پاک نے حکم دیا:

''اے ابراہیمؑ تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیکو کاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں''۔ حضرت ابراہیم کا اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے بہت بڑی آزمائش تھی مگر حضرت ابراہیمؑ اس نازک امتحان میں کامیاب رہے۔ آسمان سے ایک مینڈھا حضرت اسماعیلؑ کی جگہ ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ابراہیم! تمہاری قربانی قبول ہوگئی ہم نے اسماعیلؑ کے ذبح کو ''ایک ذبح'' کے ساتھ فدیہ کردیا۔ پس حضرت اسماعیلؑ کی جگہ مینڈھے کی قربانی ایک سنت بن گئی۔ آقا علیہ السلام نے اس قربانی کو واجب کردیا۔ اب امت محمدی ﷺ قیامت تک اس قربانی کو یعنی سنت ابراہیمی کو ادا کرتی رہے گی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ذبح عظیم ہوگئی۔ اس تفسیر میں کوئی اختلاف نہیں مگر مینڈھے کی قربانی کو ذبح عظیم کہنا یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کا ایک اور اطلاق بھی سوچا جائے۔ اس سوچ سے ایک خیال ابھرتا ہے کہ پیغمبر کے بیٹے کی قربانی تب ذبح عظیم بنتی ہے جب اس سے بھی بلند رتبہ پیغمبر کا بیٹا آئے اور اس کی قربانی زیادہ مصائب و آلام سے ثابت ہو۔ جب اس تناظر میں دیکھتے ہیں تو ذبح اسماعیل علیہ السلام فدیہ ذبح حسین علیہ السلام نظر آتے ہیں۔ شہادت امام حسینؓ صرف ایک تن واحد حضرت حسین علیہ السلام کی شہادت نہیں بلکہ مصطفیٰ ﷺ کے 72 تنوں کی شہادت ہے۔ ایسی شہادت حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت سے لے کر بعثت مصطفیٰ ﷺ تک، 72 تن ریگزار میں شہید ہوں اور اتنے مظالم ان پر گرائے جائیں کہ نہ اول تاریخ انسانیت میں اس امر کی مثال ہے اور نہ قیامت تک ہوگی۔ پس ذبح اسماعیلؑ فدیہ ہوا ذبح حسینؓ سے۔

امام عالی مقام کے حوالے سے ایک فدیہ حضور ﷺ کی زندگی میں ہوا۔ حدیث مبارک ہے جس کو خطیب بغدادی

نے روایت کیا ہے کہ حضورﷺ ایک روز مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنی گود میں دائیں طرف سیدنا امام حسینؓ کو بٹھا رکھا ہے اور اپنی بائیں طرف اپنے صاحبزادے ابراہیمؑ کو بٹھا رکھا تھا۔ حسین و ابراہیم آقا علیہ السلام کے دوشہزادے حضورﷺ کی گود میں بیٹھے ہیں۔ آپﷺ ان سے پیار فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ پاک نے آپؐ کو سلام بھیجا ہے اور سلام کے بعد اللہ رب العزت نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے محبوب کو پیغام دو۔ یہ دونوں بیٹے آپ کے پاس اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ایک کو دوسرے کے بدلے فدیہ کردو۔

حدیث پاک میں ہے حضور علیہ السلام نے باری باری دونوں کو دیکھا تو آپﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا: اگر ابراہیمؑ جاتے ہیں تو رونے والا صرف میں ہوں گا اور اگر حسینؓ جائے تو میں بھی روؤں گا اور میری فاطمہؓ بھی روئے گی۔ آپﷺ نے فرمایا میرے رونے کی تو خیر ہے لیکن مجھ سے فاطمہؓ کا رونا دیکھا نہیں جائے گا۔ حضور نبی اکرمﷺ کو حضرت فاطمہؓ سے بڑا پیار تھا۔ چونکہ اللہ کا امر تھا۔ جبریل امین حاضر ہوئے۔ اے محبوب جواب دیں کس کو رکھنا ہے کس کو ہمیں دینا ہے فرمایا میں ابراہیمؑ کو فدیہ کرتا ہوں حسینؓ کا۔ مولا حسینؓ میرے پاس چھوڑ دو۔ میرا ابراہیمؑ لے لو۔

حدیث مبارک میں ہے کہ جب تک آقا علیہ السلام کا وصال نہیں ہوا تھا۔ تب تک حسینؓ حضور نبی اکرمﷺ کی بارگاہ میں آتے یا حضورﷺ ادھر جاتے جہاں حسینؓ کھیل رہے ہوتے ان کو اٹھاتے اور چومتے تو ایک جملہ اکثر کہتے: ''حسینؓ میں نے تجھے ابراہیمؑ دے کر لیا تھا''۔ ام المومنین ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ آقا علیہ السلام کی گود میں امام حسینؓ شہزادے کھیل رہے تھے۔ حضور نبی اکرمﷺ کی چشمان مقدسہ سے آنسو رواں تھے۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہ! کیا ہوا؟ اچانک آپؐ رونے لگ گئے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ام سلمہؓ! حضرت جبریل میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ یہ میرا بیٹا حسینؓ جس کو میں نے ابراہیم علیہ السلام دے کر لیا تھا، میرے بعد یہ بھی شہید کردیا جائے گا، عراق کی سرزمین پر اس میدان میں جس کا نام کربلا ہے۔ شہزادے حسینؓ کو یہاں شہید کیا جائے گا۔ اس مقام شہادت کی مٹی دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا دکھا دو۔ جبرئیل گئے اور مٹی لاکر دکھادی کہ یہ اس کے مقتل کی مٹی ہے۔ (البدایہ والنہایہ، ۸:۱۹۶۔۲۰۰)

آپؓ فرماتی ہیں جب میں اندر آئی تو وہ مٹی حضورﷺ کے ہاتھ میں تھی اور اس مٹی کو چوم رہے تھے۔ آپ نے مٹی مجھے دے دی اور فرمایا ''یہ مٹی رکھ لو۔ جب یہ مٹی خون میں بدل جائے تو سمجھ لینا اس دن میرا حسینؓ شہید ہوگیا۔

شہادت کی جگہ (مقتل، مشہد) ملک عراق اور سرزمین کربلا بیان کردی گئی تھی۔ سیدنا مولا علی شیر خداؓ اپنے زمانے میں لشکر کے ساتھ دریائے فرات سے گزرے تو میدان کربلا پر رک گئے۔ آپؓ نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا:

ھھنا مناخ رکابھم وموضع رحالھم.

(الخصائص الکبریٰ، ۲:۱۶۲)

لوگو یہ وہ جگہ ہے پہچان لو کہ یہاں حضور علیہ السلام کی اہل بیت کے کجاوے اتریں گے۔ وہ خیمہ زن ہوں گے۔ اونٹیوں سے اونٹیاں بیٹھیں گی ان کے خون بہیں گے یہاں خون بہے گا آل محمدﷺ کا۔ اس پر زمین و آسمان خون کے آنسو روئیں گے۔

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ: مدینہ طیبہ میں دوپہر کا وقت تھا، میں نماز ظہر کے بعد آرام کررہی تھی، کسی کو کوئی خبر نہیں تھی کہ کربلا کے مقام پر کیا ہو رہا ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی اکرمﷺ تشریف لائے ہیں آپﷺ پریشان حال تھے۔ آپﷺ کا سر انور اور ریش مبارک گرد آلود تھی۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا! یہ کیا ماجرا ہے؟ آپﷺ نے فرمایا: اے ام سلمیٰؓ میں ابھی مقتل حسینؓ سے آرہا ہوں۔ حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں میں نے اسی وقت اٹھ کر مٹی والی شیشی دیکھی جو خون میں بدل چکی تھی۔ وہ سمجھ گئیں کہ امام حسینؓ شہید ہوگئے۔

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ شہادت امام حسینؓ مشہود بالنبیﷺ تھی یعنی شہادت کے مقام پر حضور علیہ السلام روحانی طور پر موجود تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ ابن

عباسؓ روایت کرتے ہیں۔ انہیں بھی اسی وقت حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ غبار آلود ہیں۔ عجیب کیفیت ہے اور ہاتھ میں شیشی ہے اس شیشی کے اندر خون ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ خون کیسا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حسینؓ اور انکے اصحاب کا خون ہے۔

(تہذیب التہذیب،۲:۳۵۵)

شہید کی موت مشہود بالملائکہ بھی ہوتی ہے ان کی موت پر ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ مشہود کا معنی ہے حاضر ہونا۔ شہید کی روح جب قبض ہوتی ہے تو ستر ہزار ملائکہ کے جھرمٹ میں اللہ کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ مگر امام حسینؓ کی شہادت مشہود بالنبیؐ تھی۔ اس لیے یقیناً آپؐ کی شہادت پر سیدنا مولا علی شیر خداؓ، سیدہ عالم فاطمۃ الزہراؓ امام حسن مجتبیٰ کی اور صحابہ کرامؓ کی روحیں سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کے لمحے کربلا میں موجود ہوں گئیں۔ شہید کا ایک معنی مدد بھی ہوتا ہے سورۃ البقرہ میں ہے:

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ.

''اور اگر تم اس (کلام) کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور (اس کام کے لیے بے شک) اللہ کے سوا اپنے (سب) حمائتیوں کو بلا لو اگر تم (اپنے شک اور انکار میں) سچے ہو''۔ (البقرہ،۲:۲۳)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ شہید تو شہید ہوگا وہ مدد کیسے کرے گا۔ امام حسینؓ کا جسد انور کٹ گیا۔ بعض اندھی عقل والے، تاریکی میں گم ہیں جن کو روشنی نصیب نہیں۔ انہیں تو مدد کے معنی ہی معلوم نہیں۔ مدد کا معنی درج ذیل مثال سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ ایک ماچس جلاتے ہیں ماچس چھوٹی سی تیلی ہے۔ ماچس پر تھوڑا سا مصالحہ ہوتا ہے۔ ہزار بجھے ہوئے چراغ پڑے ہوئے ہیں۔ ایک ماچس جلائی، چراغ جلادیا، دوسرا جلادیا پھر تیسرا جلادیا اور چراغ سے چراغ جلتے جلتے ایک ہزار چراغ جل گئے۔ یہ مدد ہے کہ ماچس خود تو جل کر راکھ ہوگئی مگر ہزار چراغوں کو جلا گئی۔ بجھے چراغوں کو جلاکر اندھیروں کو مٹا گئی اور دنیا کو روشنی دے گئی اس سے بڑی مدد کیا ہے؟ دنیا کا اندھیرا ختم کردیا اس طرح شہید خود تو سرکٹا کر ایک لاش کی شکل میں زمین پر لیٹ جاتا ہے مگر کروڑوں تنوں کو جلا دے جاتا ہے لوگوں کو جینے کا طریقہ سکھا جاتا ہے کہ ظالموں کے سامنے اپنا سر کٹواکے حق کو اس طرح بلند کرنا ہے۔ یہ شعائر زندگی ہے۔ شہید اسلام کو زندہ کرجاتا ہے تو شہید مدد کرتا ہے انسانوں کی بھی اور اسلام کی بھی۔

قتل حسینؓ اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

آقا علیہ السلام وہاں موجود تھے وہ بھی مدد کررہے تھے۔ ذہن میں خیال آتا ہے کہ حضور ﷺ سب کی مدد کرتے ہیں لیکن اپنے نواسے کی نہیں کرسکے۔ یہ ناسمجھی اور لاعلمی ہے۔ پہلے مدد کا معنی تعین کرنا ہوگا کہ کیا حسینؓ کو اس مدد کی ضرورت تھی کہ یزیدیوں سے بچا کر زندہ سلامت واپس مدینہ میں چلے جائیں اور شہادت سے محروم ہوجائیں، وہ جو پچاس برس سے شہادت کے منتظر تھے، ملائکہ منتظر تھے۔ تاریخ میں اس شہادت سے اسلام کو زندہ کیا جانا تھا۔ اسلام کی مدد ہونے والی تھی۔ تو کیا یہ حسینؓ کی مدد تھی کہ وہ شہادت سے بچ جائیں یا صبر و رضا کے ساتھ شہادت کی وادی سے گزر جائیں؟ اس نکتہ کو ایک مثال کے ذریعے آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ ایک روزہ دار ہے اس نے روزہ رکھا ہے، گرمیوں کے دن ہیں، پچھلا ٹائم ہوگیا ہے، پیاس سے زبان، حلق خشک ہیں۔ بالکل افطار کا وقت قریب ہے، اس کی بری حالت ہے۔ پانی پلانا مدد ہے یا روزہ مکمل کروانا مدد ہے۔ روزہ دار کو کہیں گے سارا دن گزر گیا ہے، اب چند منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ صبر کرو، روزہ افطار کروگے تو اس کا اجر پاؤ گے پس روزہ دار کی مدد روزہ توڑنا نہیں بلکہ مکمل کرنا ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں فلسفہ شہادت امام حسینؓ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

غیر معمولی انقلابی صفات کی حامل شخصیت سیدہ زینب ؑ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ آپ ؑ کاروانِ کربلا کی وہ باکمال و بے مثال عظیم سپہ سالار ہیں جن کا نام آتے ہی نگاہیں بصد عجز وسلامی جھک جاتی ہیں، زبان صلوٰۃ و سلام کے نغمے الاپنے لگتی ہے، قلب و ذہن میں باطل کے خلاف ایک بغاوت جاگ اٹھتی ہے اور آوازِ حق بلند کرنے میں ایک فخر اور سرشارگی کے جذبات موجزن ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو! کہ یہ ذکرِ خیر سفیرہ کربلا سیدہ زینب ؑ کا ہے جنہیں تاریخ ثانی زہرہ کے لقب سے بھی جانتی ہے۔ سفرِ کربلا ہو یا میدانِ کربلا، معرکہ کربلا کا دل خراش اور خون آشام منظر ہو یا اسیرانِ کربلا کی کوفہ وشام اور دمشق روانگی کی داستاں؛ ہر موڑ پر ہمیں آپ کا مثالی کردار نظر آتا ہے۔

ہر مقام پر آپ ہمیں سیدنا امام حسین ؑ کے شانہ بشانہ دینِ مصطفوی کی محافظت میں سر بکف نظر آتی ہیں۔ اللہ کے دین کی سر بلندی اور اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر جب امامِ عالی مقام نے سوئے کربلا رختِ سفر باندھا تو سیدہ زینب ؓ اپنے شوہر کی اجازت سے امامِ حسین ؑ کے ہمراہ عازمِ سفر ہوئیں۔ گو آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھیں کہ امامِ عالی مقام کا سفرِ کربلا ان فرامین مصطفیٰ ﷺ کی حقانیت وصداقت کا ایک باب ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ نے امامِ حسین ؑ کی شہادت کے حوالے سے فرمائے تھے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اخبرنی جبرئیل ان ابنی الحسین یقتل بعی بارض الطف و جاء نی بھذہ التربتہ فاخبرنی ان فیھا مضجعه. (سر الشهاد تین، ۲۴)

”مجھے جبرئیل امین نے خبر دی کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد زمینِ طف میں قتل کر دیا جائے گا اور جبرئیل میرے پاس (اس زمین کی) یہ مٹی لائے ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ یہی مٹی حسین کا مدفن ہے۔“

زبانِ مصطفیٰ ﷺ سے شہادتِ حسین کی خبر اس بات کا پیغام تھی کہ کربلا سے واپسی پر امامِ عالی مقام کاروانِ کربلا کے ساتھ نہ ہوں گے۔ گویا یہ سفر ابتلا و آزمائش اور مصائب وآلام کا سفر تھا لیکن قربان جائیں سیدہ زینب ؑ کی جرات اور عزم و استقلال پر کہ آپ ؑ نے نہ صرف بھائی کے ساتھ سوئے کربل جانے کا ارادہ فرمایا بلکہ نانا کے دین کی محافظت اور سر بلندی کی خاطر اپنے دو معصوم بچوں عون و محمد کو بھی شاملِ سفر کیا اور میدانِ کربلا میں جب جانثارانِ حسین اپنی

فصاحت و بلاغت کی عظیم دولت ونعمت سے بہریاب سیدہ زینب بنتِ علی تاریخِ اسلام کے ماتھے کا جھومر ہیں

جانوں کے نذرانے امامِ حسین علیہ السلام کے مقدس مشن کی تکمیل کے لیے لوٹا رہے تھے تو سیدہ زینب علیہا السلام نے اپنے دونوں بیٹے عون و محمد علیہما السلام کو بھی پیش کیا۔

معرکہ حق و باطل اور مبارزت خیر و شر میں خاندانِ نبوت کے تمام جانثاران ایک ایک کر کے جامِ شہادت نوش کر چکے تھے۔ یہ وہ لمحات تھے جب گلشنِ زہرا علیہا السلام کے تمام پھول ریگ زارِ کربلا میں خاک و خون میں لت پت تھے۔ان دل سوز حالات میں سیدہ زینب علیہا السلام نے امامِ عالی مقام کے گھوڑے کی لگام تھامی اور بھائی کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کارزارِ کربلا روانہ کیا۔ (الطبری، ۶:۳۴۳)

کربلا کے اس تپتے ریگزار میں نواسہ رسول ﷺ پر جورو جفا اورظلم وستم کی انتہا کی گئی۔جس پر زمین و آسمان نے خون کے آنسو بہائے اور کائنات پر تاریکی چھا گئی۔ان حالات میں سیدہ زینب علیہا السلام نے جرات و بہادری اورعزم و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور انتہائی جوانمردی کے ساتھ قافلہ حسینی کی مستورات، بچوں اور بیمارِ کربلا امام زین العابدین کی دیکھ بھال اور محافظت کا فریضہ سرانجام دیا۔

سانحہ کربلا کے وقوع سے اگلی صبح عمر بن سعد نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بقیہ خاندان اورعورتوں کو ہودجوں میں سوار کر کے کوفے بھیج دیا۔ یہ قافلہ جب میدان کارزار سے گزرا اور انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی بے گوروکفن لاشیں دیکھیں تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔ان کے رونے میں اتنا درد تھا کہ کلیجے پھٹے جا رہے تھے۔حضرت زینب علیہا السلام نے انتہائی درد وکرب کے ساتھ روتے ہوئے کہا:

’’اے اللہ کے رسول آپ کی دہائی ہے، دہائی ہے دیکھئے یہ حسین علیہ السلام چٹیل میدان میں خون سے لتھڑے ہوئے اعضاء بریدہ پڑے ہیں۔ اے رسول خدا ﷺ! آپ کی دہائی ہے کہ آپ کی بیٹیاں اسیر ہیں، آپ کی اولاد کے لاشے بے گورو کفن پڑے ہیں اور ہوائیں ان پر خاک اڑا رہی ہیں۔‘‘

حضرت زینب علیہا السلام کی یہ دلدوز فریاد سن کر دوست دشمن سب رو پڑے۔

زینب فقط ایک ماں، بہن یا بیٹی کے کردار کا نام نہیں بلکہ ایک ایسے کردار کا نام ہے جس نے لاتعداد کرداروں کو ایک سانچے میں ڈھالتے ہوئے دینِ حق کی سربلندی میں عورت کے عظیم کردار کی وضاحت کی ہے

(البدایہ و النہایہ، ۸:۱۹۳)

(، طبری، ۶:۳۴۳)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے بعد اہل بیت نبوت کے بقیہ افراد کو ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت زینب علیہا السلام نے معمولی لباس پہنا ہوا تھا اور لونڈیوں کے جھرمٹ میں تھیں اس لئے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ جب انہیں ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گا تو اس نے پوچھا ’’یہ کون ہے؟‘‘ حضرت زینب علیہا السلام کچھ نہ بولیں۔ اس پر ایک لونڈی نے کہا ’’یہ زینب بنتِ علیؓ ہیں۔‘‘ ابن زیاد بولا ’’اللہ کا شکر ہے جس نے تمہیں رسوا اور قتل کیا اور تمہارے دعوے کو جھوٹا کیا ‘‘حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا:

’’بلکہ سب سے زیادہ ہمیں عزت بخشی اور پاک و طاہر بنایا۔ بلاشبہ اللہ فاسق کو رسوا کرتا ہے اور فاجر کو جھٹلاتا ہے۔‘‘

ابن زیاد نے کہا ’’ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے اہل بیت کے ساتھ کیا سلوک کیا؟‘‘ حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا:

’’ان کے لئے شہادت مقدر ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ اپنی شہادت گاہ کی طرف خود نکل کر آ گئے۔عنقریب وہ اپنا معاملہ اللہ کی عدالت میں پیش کریں گے‘‘۔

(البدایہ والنہایہ، ۸:۱۹۳)

آپ نے ابنِ زیاد کی ظاہری شان و شوکت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس انداز سے گفتگو فرمائی کہ مسندِ اقتدار پر براجمان ہونے کے باوجود اس میں اتنی جرات نہ ہو

امامِ حسین نے دینِ مصطفوی کی بقاء و دوام کے لیے اپنے خون سے میدانِ کرب و بلا میں جو داستاں رقم کی اسے تا قیامِ قیامت دوام وہمیشگی بخشنے کا سہرا فاتح شام وکوفہ زینب بنتِ علی کے سر جاتا ہے

سکی کہ آپ کے خلاف کوئی کارروائی کر سکے۔ ابنِ زیاد کے قصرِ امارت کے بعد اسیرانِ کربلا کا یہ قافلہ دمشق میں یزید کے دربار میں پہنچا تو وہ بدبخت اس وقت مسندِ شاہی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہوسِ اقتدار کا پجاری ظاہری کامیابی دیکھ کر کر اس زعمِ باطل میں مبتلا تھا کہ اس نے آلِ رسول پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ کر کوئی بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے مگر اس کا یہ زعمِ باطل اس وقت محض خام خیالی ثابت ہوا جب حیدرِ کرار کی بیٹی فاتح کوفہ و شام سیدہ زینب علیہا السلام نے دربارِ یزید میں جرات مندی کے ساتھ خطاب فرمایا جسے سن کر دربارِ یزید میں موجود ہر ایک شخص کی روح تک کانپ گئی اور چند ثانیے قبل اپنی طاقت اور قوت پر اترانے والے یزید کو یوں لگا کہ ظاہری طور پر سب کچھ مل جانے کے باوجود وہ سب کچھ ہار چکا ہے۔ اسے اپنا اقتدار خطرے میں محسوس ہونے لگا۔

گویا آپ نے اپنی شعلہ بار تقاریر سے ابنِ زیاد و یزید اور اس کے حواریوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور ان کی نیندیں حرام کر دیں۔ آپ کے خطبات اور تقاریر اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ تمام مصائب اور آلام آپ کے پایہ استقلال کو متزلزل نہ کر سکے۔ ایسے سخت اور کٹھن حالات میں ایک دل شکستہ اور غمگین خاتون نے جس فصیح و بلیغ انداز میں قصرِ یزید و ابنِ زیاد میں دنیا کی کم مائیگی اور بے ثباتی کو بیان کیا اور طاقت و قوت اور اقتدار کے نشے میں ان بدمست فرعونوں کو ان حقیقت یاد دلائی بلاشبہ آپ کی قوتِ ایمانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بھٹک رہا تھا دماغِ انسانیت، جہالت کی تیرگی میں
جہنم کے اندھے بشر کو رستہ دکھا گئی ہے علی کی بیٹی علیہا السلام
ابد تک نہ سر اٹھا کے چلے گا کوئی یزید زادہ
غرورِ شاہی کو خاک میں یوں ملا گئی ہے علی کی بیٹی علیہا السلام

فصاحت و بلاغت کی عظیم دولت و نعمت سے بہریاب سیدہ زینب بنتِ علی تاریخِ اسلام کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ آپ نے میدانِ کرب و بلا، سفرِ کوفہ و شام اور تا دمِ حیات عزم و استقلال اور بہادری کی ایک لازوال داستاں رقم کی۔ آپ کی آنکھوں نے وہ دل سوز مناظر دیکھے جن کے تصور سے روح کانپ اٹھتی ہے۔ مگر آپ نے اپنے فرضِ منصبی کو نبھاتے ہوئے انقلابِ کربلا کے پرچم کو سربلند کیا۔ آپ حق و باطل، سچ اور جھوٹ، ایمان اور کفر اور عدل اور ظلم کے درمیان حدِ فاصل کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ زینب فقط ایک ماں، بہن یا بیٹی کے کردار کا نام نہیں بلکہ ایک ایسے کردار کا نام ہے جس نے لاتعداد کرداروں کو ایک سانچے میں ڈھالتے ہوئے دینِ حق کی سربلندی میں عورت کے عظیم کردار کی وضاحت کی ہے۔

آپ کی شان، فضائل و مناقب اور آپ کے مقام و مرتبہ کو بیان کرنے کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ امامِ حسین نے دینِ مصطفوی کی بقاء و دوام کے لیے اپنے خون سے میدانِ کرب و بلا میں جو داستاں رقم کی اسے تا قیامِ قیامت دوام وہمیشگی بخشنے کا سہرا فاتح شام وکوفہ زینب بنتِ علی کے سر جاتا ہے۔ آج اسلام کی جو متاع جمہوری قدروں، آزادی اظہار، جاہ حشمت اور نفاذِ شریعت کی مسلسل جدوجہد کی صورت میں نظر آرہی ہے یہ سب پسرِ علی امامِ حسین علیہ السلام اور دخترِ علی سیدہ زینب علیہا السلام کی مرہونِ منت ہے۔

سلام ان پر جنہیں دائمی حیات ملی
سلام ان پہ، ہوئی موت جن سے شرمندہ
سلام خانہ زہرا علیہا السلام ترے چراغوں پر
بجھے ہیں شمعِ رسالت کی روشنی کے لیے

☆☆☆☆☆

انسداد دہشت گردی و انتہا پسندی کیلئے شیخ الاسلام کا فتویٰ

افواجِ پاکستان نے ضربِ عضب اور ردالفساد جیسے کامیاب آپریشن کیے

سرحدوں کی حفاظت اور قیام امن کیلئے جانیں قربان کرنے والے ہیرو ہیں

تحریر: ام حبیبہ

گزشتہ چند دہائیوں سے پوری دنیا کو بالعموم اور پاکستان کو بالخصوص دہشت گردی کی لہر کا سامنا ہے۔ عالمی وقومی سطح پر انتہا پسندی کو ایک خطرناک ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے عالمی طاقتیں مسلمان ممالک کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ پاکستان کو اپنے قیام کے ساتھ ہی سالمیت و دفاع کی جنگ لڑنا پڑی۔ ایسے میں جہاں ایک طرف بیرونی خطرات کا سامنا کرنا پڑا وہیں دوسری طرف داخلی استحکام بھی کسی نہ کسی حملے کی زد میں رہا۔ اسی میں ایک بڑا حملہ دہشتگردی کا تھا۔

9/11 کے واقعہ کے بعد جب امریکہ نے طالبان کے خلاف افغانستان میں آپریشن کا آغاز کیا تو بڑی تعداد میں افغان مہاجرین نے پاکستان کا رخ کیا۔ ایسے میں دہشتگردوں کی جو نرسریز افغانستان میں کام کر رہی تھیں انہیں پاکستان تک بھی رسائی حاصل ہو گئی تھی، نتیجتاً پاکستان ہر دوسرے روز دھماکوں کی آوازوں سے گونجنے لگا۔ دہشتگردی کی اس لہر نے عالمی سطح پر پاکستان کے تشخص کو شدید دھچکا پہنچایا۔ ایسے میں جن ممالک کی نظروں میں پاکستان پہلے ہی کھٹک رہا تھا انہیں کھل کر پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کا موقع مل گیا اس نازک موڑ پر افواج پاکستان نے ملک سے دہشتگردی کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کرنے اور مسلح دہشتگرد گروپس کے خلاف آپریشن کا فیصلہ کیا۔ ۲۰۰۲ء میں اس وقت کے آرمی چیف جنرل پرویز مشرف نے فاٹا میں دہشگردوں کے خلاف آپریشن ''المیزان'' کا آغاز کیا جو کہ تقریبا چار سال تک جاری رہا۔ اسی دوران 2004ء میں آپریشن ''راہ حق'' کا آغاز کیا گیا۔ یہ آپریشن تین مراحل میں مکمل کیا گیا۔ اسی دوران لال مسجد، فاٹا اور سوات آپریشنز کیے گئے۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ 2009ء میں مذکورہ علاقوں میں حکومت اور تحریک نفاذ شریعت محمدی کے درمیان امن معاہدہ طے پا گیا۔

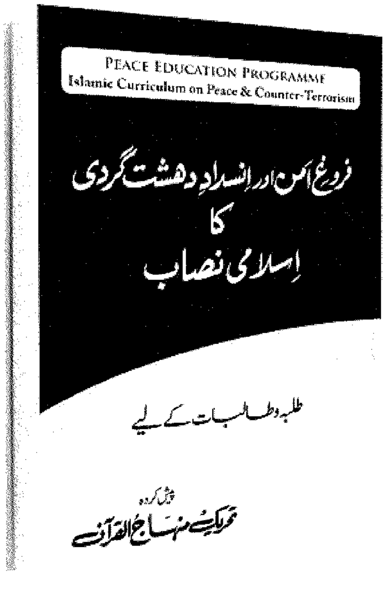

درج بالا آپریشنز کے علاوہ صراط مستقیم (2008ء)، آپریشن راہ راست (2009ء)، آپریشن راہ نجات (2009ء) سر فہرست ہیں۔ ان تمام آپریشنز کے بعد جس آپریشن نے دہشگردوں کی کمر توڑ دی وہ آپریشن ضرب

عضب اور آپریشن ردالفساد تھا۔ یہ آپریشن پاکستان میں تحریک طالبان لشکر جھنگوی، جند اللہ اور حقانی نیٹ ورک کے خلاف ہوئے۔ مذکورہ تمام آپریشنز کے باوجود آپریشن ردالفساد کی کامیابی نے پاکستان میں امن کے قیام کو دوبارہ ممکن بنایا۔ اس آپریشن کے دوران بڑی تعداد میں دہشتگرد مارے گئے، تقریباً21193 گرفتار ہوئے۔ بڑے پیمانے پر دہشت گردوں کے سلیپرز سیل اور ٹھکانے تباہ کئے گئے مگر اس کے ساتھ ساتھ افواج پاکستان کو کئی جوانوں کے خون کی قربانی دینی پڑی۔ ان آپریشنز کے ذکر کا مقصد پاکستان کی سا لمیت کی محافظ افواج پاکستان کی قربانیوں کو ان ذہنوں میں از سرنو زندہ کرنا ہے جو آج انہی افواج کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ افواج پاکستان نے تو دفاعی محاذوں پر ان دہشت گردوں کا مقابلہ کیا مگر فکری محاذوں پر اس جنگ میں بہت کم لوگوں نے حصہ لیا ۔۲۰۰۸ء میں جب افواج پاکستان آپریشنز میں مصروف تھیں تو فکری محاذوں پر یہ ابہام پیدا کر دیا گیا کہ اس جنگ میں مارے جانے والے دہشت گرد بھی اسی طرح شہید قرار دیے جائیں گے جس طرح افواج پاکستان کے جوان یعنی لامحالہ دہشتگردوں کو بھی شہید قرار دیا گیا۔ یہ بحث پورے پاکستانی میڈیا پر پھیل گئی۔ جس سے ایک طرف افواج پاکستان کے حوصلوں میں کمی کا خدشہ پیدا ہو گیا تو دوسری طرف عالمی سطح پر دہشت گردی کو اسلام کے ساتھ جوڑا گیا جس سے عالم اسلام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ ایسے میں ایسے جرأت مندانہ بیانیہ کی ضرورت تھی جو اس ابہام کو ختم کر سکے، مگر بدقسمتی سے ہمارے علماء نے اس پر بات کرنے سے احتراز برتا۔ ایسے وقت میں ایک شخصیت نے نہ صرف اس سوچ کے خلاف آواز اٹھائی بلکہ دہشت گردی اور فتنہ خوارج کے نام سے تاریخی فتویٰ ''دہشت گردی اور فتنہ خوارج'' کے نام سے دیا۔ اس فتویٰ کو عالمی میڈیا میں بھر پور پذیرائی حاصل ہوئی ۔ اگرچہ پاکستانی میڈیا نے بدقسمتی سے اس فتوی پر زیادہ توجہ نہیں دی مگر پاکستان میں آرمی آپریشنز کے متعلق جو فکری ابہام پیدا ہو گیا تھا اس کا قلع قمع ہو گیا۔ آپ نے دنیا بھر میں اس فتویٰ پر خطابات کے ذریعے اسلام کے تصور جہاد کو واضح کیا اور تمام اشکالات کا خاتمہ کیا۔ اس شخصیت کا نام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہے۔ اس تاریخی فتوی میں آپ نے فرمایا:

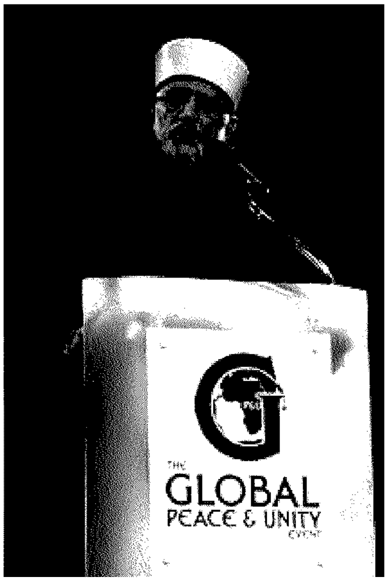

''اسلام امن و سلامتی اور محبت و مروت کا دین ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمان وہی شخص ہے جس کے ہاتھوں مسلم اور غیر مسلم سب بے گناہ انسانوں کے جان و مال محفوظ رہیں ۔ انسانی جان کا تقدس وتحفظ شریعت اسلامی میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ کسی بھی انسان کی ناحق جان لینا اور اسے قتل کرنا فعل حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں یہ عمل موجب کفر بن جاتا ہے۔ آج کل دہشت گرد اپنے نظریات مسلط کرنے اور اپنے مخالفین کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی ناکام کاوش میں جس بے دردی سے خودکش حملوں اور بم دھماکوں سے گھروں ،بازاروں، عوامی مراکز، حکومتی دفاتر اور مساجد میں بے گناہ مسلمانوں کی جانیں لے رہے ہیں وہ صریحا کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ دنیا اور آخرت میں ان کے لیے ذلت آمیز عذاب کی وعید ہے۔ دہشتگردی فی نفسہ کافرانہ فعل ہے اور جب اس میں خودکشی کا حرام عنصر بھی شامل ہو جائے تو اسکی سنگینی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں درجنوں آیات اور بیسیوں احادیث کے ذریعے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ مسلمانوں کا قتل عام اور دہشت گردی اسلام میں قطعی حرام بلکہ کفریہ افعال ہیں۔ (دہشت گردی اور فتنہ خوارج، ص:۲۹،۲۸)

اس فتوی کو 2010ء میں کتابی صورت میں مرتب کر دیا گیا ۔اب تک اس فتوی کا عربی ،انگریزی اور ہندی

سمیت کئی زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے صرف فکری محاذ پر ہی کام نہ کیا بلکہ 2014ء میں آپریشن ضرب عضب پر جب مختلف سیاسی جماعتیں مخمصے کا شکار تھیں ایسے میں آپریشن کے اعلان کے بعد فی الفور آپ نے پریس کانفرنس کر کے اس آپریشن کی حمایت کا اعلان کر دیا اور کہا کہ ''فوج ملکی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے''۔ آپ نے ضرب عضب، ضرب امن کے نام سے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے تحریک کا آغاز کیا ،اس تحریک کا مقصد پاکستان میں امن کی بحالی کے لیے فوج کے کردار کو سراہنا تھا۔آپ کی حمایت کے اعلان کے ساتھ ہی ملک بھر میں اس آپریشن کی حمایت کے اعلانات ہونے شروع ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا ملک فوج کے شانہ بشانہ کھڑا ہوگیا۔ بلاشبہ یہ پاکستان کی امن و سلامتی کے حوالے سے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بے مثال کاوش تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ نے فکری محاذ پر دہشت گردی اور انتہا پسندی کو فروغ دینے والی سوچ کے خاتمے کے لیے عالمی سطح پر کاوشیں شروع کر دیں۔ آپ نے ایک جگہ فرمایا:

''دہشت گردی اور انتہا پسندی کی اس حد تک ہمارے معاشرے پر غلبہ پا لینے کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے دین اسلام کی امن و سلامتی ،انسانیت سے محبت اور عدم تشدد پر مبنی تعلیمات کو اپنی قوم کے بچوں کے تعلیمی نصاب کا حصہ نہیں بنایا۔ہماری نوجوان نسل ان تعلیمات سے بالکل بے بہرہ ہیں۔یہ تعلیمات پاکستان کے نصابات میں ہونی چاہئیں۔اسی تناظر میں نصابات میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔'' (عالمی میلاد کانفرنس،جنوری ۲۰۱۵ء)

آپ صرف یہ بات کہنے تک محدود نہ رہے بلکہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے دائمی حل کے لیے 2015ء میں قومی نصاب برائے فروغ امن اورانسداد دہشت گردی مرتب کیا۔اس نصاب میں معاشرے کے ہر طبقہ کی فکری تربیت کے لیے الگ الگ کتابیں شامل کی گئی ہیں،مثلاً سکیورٹی اداروں، اساتذہ، آئمہ وفقہاء،طلبا،وکلاء و ججز اور صحافی طبقہ کے لیے الگ الگ نصاب تشکیل دیا گیا ہے۔ اس نصاب میں جو کتاب سکیورٹی اداروں کے لیے مرتب کی گئی ہے اس میں اسلام کے حقیقی تصور جہاد کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب کے ابتدائیہ میں درج ہے:

''یہ نصاب ریاستی سکیورٹی اداروں کے افسران اور جوانوں کے لیے ترتیب دیا گیا ہے،تاکہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے حوالے سے نہ صرف ان کی علمی وفکری اور نظریاتی و اعتقادی تربیت کی جائے بلکہ انہیں عملی طور پر دہشت گردوں کے خلاف برسر پیکار ہونے کا کامل تیقن بھی دیا جائے۔'' بلاشبہ یہ نصاب اس قوم کے لیے عظیم سرمایہ ہے۔ (ص:۲۱)

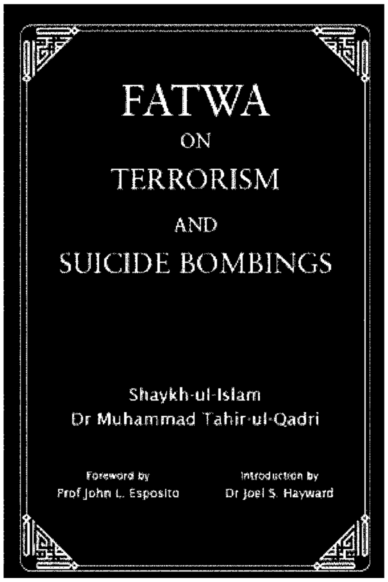

اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی طرح دیگر مذہبی ،سیاسی شخصیات اور ادارے ملک میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے افواج پاکستان کی کاوشوں کو نہ صرف سراہیں ،بلکہ ان کی مکمل اخلاقی حمایت بھی کریں۔ 6 ستمبر، یوم دفاع پاکستان پر ملکی دفاع اور سلامتی کے لیے قربانیاں دینے والے شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرنا ہمارا اخلاقی و مذہبی فریضہ ہے۔آج پاکستان میں امن وسکون کی فضا ان شہیدوں کے دم سے ہے۔ نئی منتخب حکومت سے عوام یہ امید کرتی ہے کہ وہ عالمی سطح پر پاکستان کے پرامن تشخص کو اجاگر کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ عالمی یوم امن پر پاکستانی قوم کی امن کے لیے دی جانے والی قربانیوں کو دنیا میں تسلیم کروانا بھی حکومت کی اولین ذمہ داری ہونی چاہئے۔

☆☆☆☆☆

آثارِ قلم

ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین رضی اللہ عنہ تک

حسین رضی اللہ عنہ عدل و وفا، یزید ظلم و استحصال کا استعارہ ہے

محبت حسین رضی اللہ عنہ کا تقاضا ہے کہ حسینی کردار کو زندہ کیا جائے

مرتبہ: ماریہ عروج

کتاب کا عنوان:

زیرِ مطالعہ کتاب کا عنوان ذبح عظیم ہے۔ یہ کتاب شخصیات کے زمرہ میں آتی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی یہ کتاب اقبال کے اس شعر کی ترجمان وشارح ہے کہ:

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؓ ابتداء ہے اسماعیلؑ

تاریخ انسانی کے ہر دور میں مسند اقتدار پر براجمان ظالم حکمران انسانی کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کرکے اپنی انا کی تسکین کرتے رہے ہیں۔ یہ روایت آج کی نام نہاد مہذب اور جمہوری دنیا میں ظلم، بربریت، درندگی اور وحشت کی انتہاؤں کو چھوتے ہوئے نہ صرف زندہ ہے بلکہ پوری قوت اور شدت کے ساتھ متحرک بھی ہے۔ جنگل کا قانون آج بھی کسی نہ کسی صورت میں اولاد آدم پر مسلط ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اب توسیع پسندی کے پیمانے بدل گئے ہیں، اب جسمانی غلامی کی جگہ سیاسی اور معاشی غلامی کے نئے نئے انداز متعارف ہوگئے ہیں۔ ریاستی دہشت گردی ہمارے پورے عہد کی پہچان بن گئی ہے۔

تاریخ عالم شاہد عادل ہے کہ حاکم اور محکوم طبقات کے درمیان صدیوں پر محیط سیاسی اور طبقاتی کشمکش دراصل انسان کے بنیادی حقوق کی پامالی کا نتیجہ ہے اور یہ کشمکش اس وقت تک جاری رہے گی جب تک دنیا ابن آدم کو قانون اور حقوق دینے والے پیغمبر امن حضرت محمد ﷺ کی دہلیز سے اپنی غلامی کا رشتہ استوار کرکے افق عالم پر دائمی امن کی بشارتوں کے نزول کو یقینی نہیں بناتی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آتش نمرود میں بے خطر کود کر کلمہ حق کہنے کی جس پیغمبرانہ روایت کو آگے بڑھایا تھا وہ عظیم روایت ذبح اسماعیلؑ سے ذبح حسینؓ تک تسلیم و رضا اور ایثار و قربانی کی کائناتی سچائیوں کی امین ہے۔ تاریخ اسلام حریت فکر کے امین انہی لمحات جاوداں کی عینی شاہد ہے۔ زیرِ مطالعہ کتاب میں اس تاریخی حقیقت کو علمی و تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

سبب تالیف:

عالم اسلام میں دو قربانیوں کا تصور پایا جاتا ہے ایک حضرت اسماعیلؑ کی قربانی، جس کو موخر کرکے ایک مینڈھا ذبح کیا گیا اور دوسری قربانی حضرت امام حسینؓ کی جنہوں نے اپنے پورے خانوادے کے ساتھ کربلا میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔ بظاہر ان دونوں قربانیوں میں کوئی ربط نظر نہیں آتا لیکن اس کتاب میں شیخ الاسلام نے ذبح اسماعیل کا ذبح حسین کے

ساتھ تعلق بیان کیا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کے واقعہ کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ کو شرف امامت عطا کیا گیا۔ حضرت اسماعیلؑ کی زندگی محفوظ رہی کہ ان کی نسل سے نبی آخرالزماں کی ولادت ہونی تھی۔ حکمت خداوندی یہ تھی کہ حضور ﷺ کے بعد چونکہ کوئی نبی نہیں آئے گا اس لیے شہادت کے لیے ان کے لخت جگر کا انتخاب عمل میں آئے گا اور ذبح اسماعیلؑ کو مصطفیٰ ﷺ کے لخت جگر سیدنا امام حسینؓ سے ذبح عظیم بنادیں گے۔

نیز اس کتاب کی تالیف سے لوگوں کو یہ پیغام دینا مقصود تھا کہ ہر پیغمبر کے دور میں وقت کا نمرود یا فرعون لوگوں پر مظالم ڈھاتا رہا ہے لیکن تمام انبیاء کی روایت رہی کہ انہوں نے ظالم کے سامنے گردن نہیں جھکائی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا تو آپ کے بعد آپ کے نواسے حضرت امام حسینؑ کا ٹکراؤ بھی یزید کے ساتھ ہوا۔ آپؓ نے بھی پیغمبرانہ سیرت کی پیروی کی۔ اس کے سامنے گردن نہیں جھکائی بلکہ جام شہادت نوش کر گئے۔ آپ کی شہادت قیامت تک کے آنے والے لوگوں کے لیے یہ پیغام ہے کہ کبھی ظالم کے سامنے مت جھکو۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور سامراجی طاقتوں کا سامنا اتحاد سے کرو۔ اگر امت مسلمہ نے اس پیغمبرانہ روایت کی حقیقت کو پہچان لیا تو کبھی بھی عالم کفر سے مغلوب نہیں ہوں گے۔

کتاب کا خلاصہ:

جتنے بھی انبیاء کرام اس دنیا میں تشریف لائے، اللہ تعالیٰ نے ان کو قرب و وصال کی نعمتوں سے بھی نوازا اور اس کے ساتھ ساتھ آزمائشوں سے بھی گزارا۔ جملہ انبیاء کرام اپنی شان اور بندگی میں بے مثال تھے لیکن سیدنا ابراہیمؑ کی داستان عزیمت قابل رشک ہے۔ ان کے لیے بیٹے کی قربانی کے حکم میں بہت بڑی آزمائش تھی لیکن وہ اس آزمائش میں پورا اترے۔ حضرت اسماعیلؑ کی زندگی محفوظ رہی کہ ان کی نسل پاک سے نبی آخرالزماں ﷺ کی ولادت باسعادت ہونا تھی۔

اللہ تعالیٰ نے **وفدیناہ بذبح عظیم** کہہ کر اسماعیلؑ کے ذبح کو ذبح عظیم کا فدیہ قرار دیا۔ اگر شہادت حسینؓ کا تعلق ذبح اسماعیلؑ سے نہ جوڑا جائے تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کو صرف ذبح کے لفظ سے ذکر کیا گیا، ان کی جگہ مینڈھے کی قربانی ہوئی تو اسے ذبح عظیم کہا گیا۔ فرزند پیغمبر کی قربانی بعثت مصطفیٰ ﷺ کی خاطر موقوف ہوئی۔ حکمت یہ تھی حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد چونکہ کوئی نبی نہیں آئے گا اس لیے شہادت کے لیے ان کے لخت جگر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ قطع نظر اس کے کہ نبی اور صحابی کے مرتبے میں بہت فرق ہوتا ہے لیکن نسبت محمدیؐ نسبت ابراھیمی سے یقیناً ارفع و اعلیٰ ہے۔ امام حسینؑ کو نسبت محمدی ﷺ کے ساتھ ساتھ نسبت ابراھیمی بھی حاصل ہے۔ نیز شہادت امام حسینؓ چونکہ سیرت رسولؐ کا ہی ایک باب ہے اس لیے کائنات کی اسی منفرد قربانی کو ذبح عظیم ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ کے دوران دو دعائیں مانگی تھیں، ایک یہ کہ باری تعالیٰ میری ذریت سے خاتم الانبیاء پیدا فرما۔ دوسرے میری ذریت کو منصب امامت عطا فرما۔ چنانچہ حضرت محمدؐ کی شکل میں نبی آخرالزماں تشریف لے آئے، حضور ﷺ پر نبوت ختم ہوجانے کے بعد اب یہ لازمی تقاضا تھا کہ حضور رحمت کونین ﷺ کی نبوت کا فیض اب امامت و ولایت کی شکل میں آگے چلے۔ حضرت ابراھیمؑ کی ذریت میں ولایت بھی آگئی۔ حضور ﷺ کا اپنا صلبی بیٹا نہ تھا سو اب نبوت مصطفیٰ ﷺ کا فیض، امامت و ولایت مصطفوی کا مظہر تھا، اس لیے ضروری تھا کہ یہ کسی مقدس اور محترم خاندان سے چلے۔ ایسے افراد سے چلے جو حضور رحمت عالم ﷺ کا صلبی بیٹا تو نہ ہو مگر ہو بھی جگر گوشہ رسول ﷺ، چنانچہ اس منصب عظیم کے لیے حضرت علیؓ اور حضور ﷺ کی لاڈلی بیٹی خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ پر قدرت کی نگاہ انتخاب پڑی۔

اسی لیے حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

انت منی وانا منک. (صحیح بخاری)

''اے علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرمﷺ کے علاوہ فاطمہ سے کائنات میں کسی کو افضل نہیں دیکھا۔ (رواہ الطبرانی)

حضورﷺ کا فیض دو طریق سے عام ہوا۔ مشابہت مصطفیﷺ کا فیض اور روحانیت مصطفیﷺ کا فیض۔ ایک فیض کے عام ہونے کا ذریعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بنے اور دوسرے فیض کے عام ہونے کا اعزاز حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے حصہ میں آیا۔ فیض کے یہ دونوں دھارے حسین ابن علیؓ کی ذات میں آکر مل گئے کیونکہ حسینؓ کو ذبح عظیم بنانا مقصود تھا۔ ذبح اسماعیلؑ کے بارے میں تو حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں حکم ملا لیکن ذبح حسین کے بارے میں حضورﷺ کو خواب میں نہیں بلکہ عالم بیداری میں وحی کے ذریعہ مطلع کیا گیا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل امین نے (عالم بیداری میں) بتایا کہ میرا یہ بیٹا حسین عراق کی سرزمین میں قتل کردیا جائے گا۔

امامت و ولایت کی دعائے ابراہیمی کا حضورﷺ کی ختم نبوت کے بعد علی اور فاطمہؓ کے ذریعے اجراء ہورہا تھا۔ اب اس وجود مسعود کی شہادت کا وقت قریب آگیا تھا۔ جسے ذبح اسماعیل کا مظہر بنایا گیا تھا۔ امام حسینؓ نے اپنے خون سے افق عالم پر حریت فکر کا نیا عہد نامہ تحریر کیا۔ حسینؓ نے اپنے نانا، بابا اور والدہ کی لاج رکھ لی۔ حسینیت زندہ ہوگئی۔ اس دن سیدنا ابراھیمؑ کی روح بھی رشک کررہی تھی کہ یہ شرف بھی ان کی نسل کے ایک فرد فرید کے حصے میں آیا۔ حسینؓ راہ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرکے اور ملوکیت و آمریت کے اندھیروں میں اپنے خون کے چراغ روشن کرکے ذریت ابراھیمی کی محافظت کی علامت بن گئے۔ شہادت عظمیٰ نے انہیں ولایت مصطفیﷺ کا نشان بنادیا۔ شہادت حسین کے بعد کائنات انسانی کو دو کردار مل گئے۔ یزیدیت جو بدبختی، ظلم، استحصال، جبر، تفرقہ پروری، قتل و غارت گری اور خون آشامی کا استعارہ بن گئی اور حسینیت جو عدل، امن، وفا اور تحفظ دین مصطفیﷺ کی علامت ٹھہری۔ قیامت تک حسین بھی زندہ رہے گا اور حسینیت کے پرچم بھی قیامت تک لہراتے رہیں گے۔ یزید قیامت تک کے لیے مردہ ہے۔ امام حسینؓ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ حسینی کردار کو اپنے قول و عمل میں زندہ کیا جائے۔ اسلامی اقدار کو پھر سے زندہ کیا جائے اور وقت کے یزیدوں اور فرعونوں کے خلاف حسینؓ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے غلبہ دین حق کے لیے کاوشیں کی جائیں۔

واقعہ کربلا سے متعلق یہ کتاب بہت منفرد انداز کی حامل ہے۔ اس کتاب میں واقعہ کربلا اور ذبح اسماعیل کے باہمی تعلق کو بہت خوبصورت انداز میں دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تمام قارئین سے گزارش ہے کہ اپنے علم و فکر میں توسیع کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

مشمولات کتاب:

۱۔	ذبح اسماعیل اور شہادت امام حسینؓ کا باہمی تعلق
۲۔	ذبح عظیم کا مفہوم اور اس کے لیے نواسہ رسولﷺ کے انتخاب کی حکمت
۳۔	صاحبزادگان رسولﷺ کو ذبح عظیم کے لیے منتخب نہ کرنے اور ان کی بچپن میں وفات کی حکمت
۴۔	فیض نبوت کی بقا بذریعہ ولایت و امامت
۵۔	ولایت مصطفیﷺ کے نقطہ آغاز حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حسنین کریمین کے مناقب باالدلائل
۶۔	داستان حریت فکر، داستان کربلا کے درد ناک مناظر کی تصویر کشی اور پیغام شہادت حسینؓ

☆☆☆☆☆

نعت گوئی کے فن پر خصوصی تحریر

”لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب“

رسالت مآب کی مدح کی ابتدا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوگئی تھی

جید صحابہ، علمائے کرام، صوفیائے عظام اور نابغہ روزگار شعراء نے شانِ مصطفیٰ ﷺ میں ایمان افروز منظوم اظہارِ خیال کیا

سمیعہ اسلام

نعت گوئی فی نفسہ شاعری ہے۔ اس افتخار کا بنیادی سبب اس صنفِ شاعری کا سید الانبیاء حضرت محمد عربی ﷺ کی ذات سے منسوب ہونا ہے۔ سب سے پہلے مداح رسول ﷺ حسان بن ثابت سے تا حال ہزاروں شعراء نے رحمت کائنات ﷺ کے حضور ہدیہ نعت پیش کیا ہے۔

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی صفت کے ہیں ۔اس کا مادہ ”ن“،”ع“اور”ت“ ہے۔اس طرح لغوی اعتبار سے ہر صفت کو نعت کہیں گے لیکن شاعری کی اصطلاح میں نعت اس صنف کو کہتے ہیں ،جس کا مطمع فکری نبی ٔکریم ﷺ کی ذات گرامی اور اس کے متعلقات ہوں ۔نعت میں بہت وسعت ہے کیونکہ اس میں ہر قسم کے مضامین ،جو کہ نبی ٔمکرم ﷺ کی ذات و صفات سے متعلق ہوں، بیان کیے جاسکتے ہیں ۔

نعتِ رسول دراصل اصناف سخن کی وہ نازک صنف ہے جس میں طبع آزمائی کرتے وقت اقلیم سخن کے تاجدار حضرت مولانا جامیؔ نے فرمایا ہے:

لا یُمکن الثناء کما کان حقّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

یا

هزار بار بشویم دهن به مشک و گلاب
هنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اردو کے جن شعراء نے رسول اللہ ﷺ کی نبوی حیثیت کا ادراک کرتے ہوئے نعت رسولؐ کی محفل سجائی ہے ان میں الطاف حسین حالیؔ، شاعر مشرق اقبالؔ، ماہر القادریؔ ، عامرؔ عثمانی، اور فضاؔ ابن فیضی کے نام قابل ذکر ہیں۔

نعت کی ابتداء:

جہاں تک نعت کی ابتداء کا تعلق ہے ، اس کی کھوج کرنے والے کو قبل تخلیق کائنات تک جانا پڑے گا۔حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعتیہ اشعار میں تخلیق منبع نعت سے متعلق اجمالی خاکہ موجود ہے۔اور ان اشعار کو سماعت فرمانے کے بعد نبیٔ مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

”کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے“

نعت گوئی یعنی رسالت مآب کی مدح کی ابتدا اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں ہی ہوگئی تھی بلکہ اللہ کے رسولؐ نے کفار قریش کو ہرزہ سرائی کا جواب دینے کے لیے حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ کو جوابی اشعار لکھنے کا حکم دیا جن کا مرکزی نقطہ مدح رسالت ہی ہوتا تھا۔آپؐ نے بعض اوقات مسجد نبوی میں بیٹھ کر اشعار کی سماعت فرمائی اور اچھے اشعار پر اظہار پسندیدگی بھی فرمایا۔بعض اشعار پر آپؐ نے اصلاح بھی فرمائی۔اسی طرح ایک طرف جہاں حسان بن ثابت

واحسن منک لم تر قط عین
واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبراء من کل عیب
کأنک قد خلقت کما تشاء

کے الفاظ کے ساتھ حضور تاجدار کائناتﷺ کی توصیف بیان کرتے ہیں تو دوسری طرف حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبویﷺ میں حاضر ہو کر اپنا معرکہ آراء اور شہرۂ آفاق قصیدہ پیش کیا، جس کا ایک شعر ملاحظہ ہو:

ان الرسول لنور یستضاء به
مهند من سیوف الهند مسلول

''بے شک رسول اللہﷺ ایک نور ہیں، جس سے راہ حق کی روشنی طلب کی جاتی ہے۔آپ ایک عمدہ برہنہ شمشیر ہندی ہیں''۔

تو آپﷺ نے لسانی و فنی اصلاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مصرع ثانی کو اس طرح پڑھو:

مهند من سیوف الله مسلول

نعت گوئی اور نعت گو شعراء:

دورِ نبویﷺ سے لے کر آج تک ہر عہد کے اچھے ذہنوں نے نعت کے میدان میں خامہ فرسائی کو اپنے لیے باعثِ سعادت اور موجبِ نجات گردانا ہے۔

☆نعت گو صحابہ کرامؓ:

وہ صحابہ کرام جن کو نعت گوئی کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت حسان بن ثابت، اسود بن سریع، عبداللہ بن رواحہ، عامر بن اکوع، عباس بن عبدالمطلب، کعب بن زہیر، نابغہ جعدی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

☆ نعت گو علماء:

علماء نعت گو شعراء میں امام ابو حنیفہ، مولانا روم، شیخ سعدی، مولانا جامی، امام بوصیری، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سر فہرست ہیں۔

☆نعت گو اولیاء:

اولیاء کرام میں جنہوں نے نعت گوئی کے لیے قلم اٹھایا ان میں شیخ عبدالقادر جیلانی، بابا فرید الدین گنج شکر، سلطان باہو، بابا بلھے شاہ، خواجہ نظام الدین اولیاء، امیر خسرو، میاں محمد بخش جیسی بے نظیر ہستیاں شامل ہیں۔

☆دیگر شعراء:

ڈاکٹر محمد اقبال نے کثیر تعداد میں نعتیں لکھی ہیں۔ آپ کی نعتوں میں بلا کا سوز و گداز ہے اور یہ یقیناً تاجدارِ کائناتﷺ سے والہانہ عقیدت کا نتیجہ ہے۔آپ کا مشہور نعتیہ کلام جس کی مثال ڈھونڈے نہیں ملتی ملاحظہ ہو:

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
تری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقلِ غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

(محمد اقبال)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

(الطاف حسین حالی)

ان کی یادوں کے باب کھلتے ہیں
کتنے تازہ گلاب کھلتے ہیں
وہ جو زلفیں ہٹا لیں چہرے سے
سینکڑوں ماہتاب کھلتے ہیں
گر شفاعت ملے جو ان کی مجھے
کہاں واثق حجاب کھلتے ہیں

(محمد نعیم واثق)

☆☆☆☆☆

فقه النساء

وضو ... وضو طہارت و ایمان کا حصہ

ارشاد ربانی ہے ''اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اپنے سر اور پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو''

ہما لطیف

طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ نماز سے قبل ظاہری طہارت کو لازم قرار دیا گیا ہے تاکہ اللہ کے حضور پاکی کی حالت میں کھڑا ہوا جائے۔طہارت کا اہم ذریعہ وضو ہے۔ بدقسمتی سے وضو سے متعلق اہم معلومات جو بحیثیت مسلمان ہمیں پتہ ہونی چاہئیں وہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوتی ہیں۔خواتین کی طرف بنیادی اسلامی تعلیمات کے فقدان کی وجہ سے انہیں وضو کے اہم مسائل بھی معلوم نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس شمارے میں وضو کے مسائل سوالاً جواباً پیش کیے جارہے ہیں۔

س: وضو کسے کہتے ہیں؟

ج: لفظ وضو واؤ مضموم کے ساتھ مصدر ہے یعنی طہارت حاصل کرنا اور واؤ مفتوح کے ساتھ وضو اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ساتھ طہارت حاصل کی جائے مثلاً پانی

س: قرآن حکیم میں وضو کی فرضیت کے بارے میں کیا حکم آیا ہے؟

ارشاد ربانی ہے کہ

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ. (المائدۃ،۵:۶)

''اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہوتو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)''۔

س: وضو کے کتنے فرائض ہیں؟

ج: وضو کے چار فرائض ہیں۔ چہرے کا دھونا: چہرے کی گولائی، لمبائی کے حد طول کے لحاظ سے پیشانی کی سطح کے شروع ہونے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے ہے اور عرض (چوڑائی) کے لحاظ سے وہ تمام حصہ جو دونوں کان کی لَو کے درمیان ہے۔ دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت دھونا۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔ (نورا لایضاح،ص:۵۸)

س: کیا نیل پالش کی موجودگی میں وضو ہوجاتا ہے؟

ج: اگر ناخن پالش لگی ہو تو پانی ناخن تک نہیں پہنچتا جس کی وجہ سے وضو کا فرض پورا نہیں ہوتا اور فرض پورا نہ ہوتو وضو بھی نہ ہوگا۔ لہذا نیل پالش کی موجودگی میں نہ وضو ہوگا نہ غسل۔ ناخن پالش کا حکم یہ ہے کہ اس کا لگانا حرام ہے۔ یاد رہے کہ یہ حکم نیل پالش کا ہے اگر مہندی اور کوئی اور رنگ دار

چیز جس کا حجم نہ ہو تو لگی ہو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ پانی کو جلد یا ناخن تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتی۔

(منہاج الفتاویٰ، ص:۴۰، جلد دوم)

س: کیا وضو میں زخمی عضو کا دھونا لازمی ہے؟

ج: اگر کوئی عضو زخمی ہے اور پانی کے استعمال سے زخم کے بڑھنے کا خطرہ ہے تو صرف مسح کرلیا جائے تو کافی ہے دوائی وغیرہ کے اوپر سے پانی گزارنا بھی جائز ہے۔ اگر پٹی بندھی ہوتی ہے اور اس کے کھولنے میں بھی تکلیف ہے تو پٹی کے اوپر سے صاف گیلے ہاتھ سے مسح کرلیا جائے تو جائز ہے۔

(منہاج الفتاویٰ، ص:۴۴، جلد دوم)

س: کیا غسل کے بعد بھی وضو کرنا ضروری ہے؟

اگر غسل کرتے وقت ناک اور منہ میں پانی ڈال کر کلی کرلی، ناک صاف کرلیا تو وضو ہو جاتا ہے الگ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہتر ہے کہ غسل سے پہلے یا بعد میں وضو کرلیا جائے۔ (منہاج الفتاویٰ، ص:۴۶، جلد دوم)

س: کن امور میں وضو کرنا فرض ہے؟

☆ نماز پڑھنے کے لیے۔
☆ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے۔
☆ سجدہ تلاوت کرنے کے لیے۔
☆ قرآن مجید کو چھونے کے لیے۔
☆ کعبۃ اللہ کے طواف کے لیے۔

(منہاج الفتاویٰ، ص:۴۷، جلد دوم)

س: کیا عورتوں کا بغیر دوپٹہ اوڑھے وضو کرنا جائز ہے؟

ج: عورت کا تمام بدن ہاتھ، پاؤں اور منہ کے علاوہ جس میں اس کے سر کے بال بھی شامل ہیں اس کا چھپانا فرض ہے وضو کرتے ہوئے اگر عورت کو دیگر لوگ دیکھ رہے ہیں تو اس صورت میں سر پر دوپٹہ اوڑھ کر ہی وضو کرنا ضروری ہے اس کے برعکس کوئی دیکھنے والا نہیں تو پھر بغیر دوپٹے کے بھی وضو کرسکتی ہے۔ (فقہ النساء، ص:۱۲)

س: فرائض وضو کی تکمیل کے ضروری لوازمات کیا ہیں؟

ج: اگر انگلیاں مل جائیں یا ناخن لمبے ہوں اور پوروں کو ڈھانپ لیں، یا ان میں ایسی چیز ہے جو پانی کے پہنچنے سے مانع ہے مثلاً گوندھا ہوا آٹا تو اس کے نیچے کا حصہ دھونا واجب ہے۔ اسی طرح انگلیوں کے مل جانے سے درمیان کا حصہ خشک رہنے کا خدشہ ہے۔ اگر ناخن لمبے ہوں تو ان کے نیچے پانی نہ پہنچنے کی وجہ سے جگہ خشک رہے گی۔ لہذا ان تمام صورتوں میں احتیاط کے ساتھ جسم تک پانی نہ پہنچایا جائے تو وضو نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

اظہار تعزیت

گذشتہ ماہ گوجرانوالہ PP-94 کی صدر محترمہ نور صفیہ کی والدہ زبیدہ اکبر، ضلع گوجرانوالہ کی ناظمہ مالیات محترمہ عطیہ سہیل کی والدہ محترمہ مقبول اختر، دختران اسلام کی رائٹرز فورم کی ممبر محترمہ سمعیہ اسلام کے والد گرامی اور فتح پور کی ناظمہ ویمن لیگ محترمہ سائرہ رضا قادری کے بیٹے قضائے الٰہی سے وصال پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

الھدایہ کارنر

قرآن کا زیور قرآن کو خوبصورتی سے پڑھنا ہے

اللہ اور رسول ﷺ کی حقیقی معرفت ہی صراطِ مستقیم ہے

اقسامِ اثنان، حصہ تجدید، حصہ گرائمر، سور الفاتحہ کی تفسیر

معلمہ: اقراء مبین

اس سے قبل شمارے میں الھدایہ فورم کا تعارف دیا گیا تھا۔ اس ماہ سے دروس کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے:

(درس اوّل)

حصہ تجوید

اقسام اثنان:

اقسام اثنان چھ ہیں۔

ا۔ ثنایا: سامنے کے دو اوپر اور دو نیچے والے دانت، اوپر والے دو دانتوں کو ''ثنایا علیا'' اور نیچے والے دو دانتوں کو ''ثنایا سفلی'' کہتے ہیں۔

۲۔ رباعیات: ثنایا کے دائیں بائیں، اوپر نیچے، ایک ایک (کل چار دانت)

۳۔ انیاب: رباعیات کے دائیں بائیں، اوپر نیچے، ایک ایک (کل چار دانت)

۴۔ ضواحک: انیاب کے دائیں بائیں، اوپر نیچے، ایک ایک (کل چار داڑھیں)

۵۔ طواحن: ضواحک کے دائیں بائیں، اوپر نیچے، تین تین (کل بارہ داڑھیں)

۶۔ نواجذ: طواحن کے دائیں بائیں، اوپر نیچے، ایک ایک (کل چار داڑھیں)

منہ میں 12 دانت اور 20 داڑھیں ہوتی ہیں۔ مگر جن سے حروف کی ادائیگی ہوتی ہے ان کی تعداد 18 ہے۔ بالائی جبڑا مکمل اور ثنایا سفلی۔

حصہ گرائمر

کلمہ کی اقسام:

انسان زبان سے جو کچھ بولتا ہے لفظ کہلاتا ہے اور ہر وہ لفظ جو اکیلا ہو اور اکیلے معنی پر دلالت کرے کلمہ کہلاتا ہے۔ کلمہ کی 3 اقسام ہیں:

ا۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

اسم ایسا کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے مثلاً قَلَمٌ، مَدِیْنَۃٌ۔

فعل ایسا کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بھی اس میں پایا جائے مثلاً خَلَقَ (اس نے پیدا کیا)۔ حرف ایسا کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت ہی نہ کرے مثلاً مِن (سے) فی (میں)۔

سورۃ الفاتحہ کی تفسیر

الفاتحہ کا معنی ہے جس سے کسی چیز کا افتتاح ہو۔

اس طرح اس کی حیثیت قرآن پاک کے دیباچہ کی ہے۔

الحمد کے معنی ہیں: شکر، رضا، جزاء اور حق کو ادا کرنا۔ تحمید کے معنی ہیں اللہ کی بار بار حمد کرنا۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کام کی ابتداء الحمد سے نہیں کی جائے گی وہ ناکام رہے گا۔

مالک اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی مملوکہ چیزوں میں جس طرح چاہے تصرف کرنے پر قادر ہو اور **یوم الدین** سے مراد قیامت کا دن ہے۔ قیامت کے دن کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے:

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ. (المعارج، ۷۰:۴)

''اس (کے عرش) کی طرف فرشتے اور روح الامین عروج کرتے ہیں ایک دن میں، جس کا اندازہ (دنیوی حساب سے) پچاس ہزار برس کا ہے''۔

آیت نمبر ۵ میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں: **عبادت** اور **استعانت**، **عبادت** سے مراد انتہائی عاجزی و انکساری اور تذلل کا اظہار ہے۔ گویا عام معنوں میں کسی کی عبادت سے مراد یہ ہوگا کہ اسے عظمت و کبریائی کا مالک تصور کرتے ہوئے اپنا آقا تسلیم کیا جائے اور خود کو اس کا عاجز و حقیر بندہ یہاں ذہن میں کسی قسم کا مغالطہ نہیں رہنا چاہیے کہ عبادت کا تصور صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج تک محدود نہیں ہے بلکہ پوری زندگی اور اس کی پوری جدوجہد پر محیط ہے۔ **استعانت** سے مراد یہ ہے کہ بندہ مومن رب کی بارگاہ میں عرض گزار ہوتا ہے ہم عبادت صرف تیری ہی کرتے ہیں، اسی طرح مدد بھی تجھی سے طلب کرتے ہیں۔ تو ہی کارساز حقیقی ہے، تو ہی مالک حقیقی ہے۔ ہر حاجت میں تیرے ہی سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس عالم اسباب میں اسباب سے قطع نظر کرلی جائے۔ بیمار ہوئے تو علاج سے کنارہ کش، تلاش رزق کے وقت وسائل معاش سے کنارہ کش، بیمار ہوئے تو علاج سے کنارہ کش، حصول علم کے لیے صحبت استاذ سے بیزار۔ اس طریقہ کار سے اسلام اور توحید کا کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ وہ تو شافی رزاق اور حکم ہے۔ اسی نے ان اسباب میں تاثیر رکھی ہے۔ اب ان اسباب کی طرف رجوع استعانت بالغیر نہیں ہے۔

حدیث قدسی ہے: اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

''اگر میرا بندہ مجھ سے مانگے تو میں ضرور اس کا سوال پورا کروں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے گا تو میں ضرور اسے پناہ دوں گا''۔

اگر کوئی شخص ان محبوبان الٰہی کی جانب کسی نعمت کے حصول یا کسی مشکل کشائی کے لیے التجا کرتا ہے تو یہ بھی استعانت بالغیر اور شرک نہیں بلکہ عین توحید ہے۔ ہاں اگر کسی ولی، شہید یا نبی کے متعلق کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ یہ مشکل بالذات ہے اور خدا نہ چاہے تب بھی کرسکتا ہے تو یہ شرک ہے۔

صراط مستقیم دو نقطوں کو ملانے والے سب سے چھوٹے خط کو کہتے ہیں۔ شریعت میں صراط مستقیم سے مراد وہ عقائد ہیں جو سعادت دارین تک پہنچاتے ہوں یعنی وہ دین اسلام جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی صحیح معرفت ہو اور تمام احکام شریعہ کا علم صراط مستقیم ہے۔

انعمت علیھم سے مراد انعام یافتہ لوگ ہیں۔ قرآن مجید انعام یافتہ لوگوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ.

''اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں''۔ (النساء، ۴:۶۹)

ضالین کے معنی ہیں طریق مستقیم سے عدول اور اعراض۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: الضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔ ہر وہ شخص جو سیدھے راستے سے انحراف کرے اس کو عرب الضالین کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

EAGERS TIME

eagers — Revitalizing A Generation Enabled & Self-Reliant

PROPHET STORIES

حضرت اسماعیلؑ کی فرمانبرداری............ہادیہ خان

ایک رات حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالی نے انکوان کے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا حکم دیا ہے ۔انہوں نے اسکو نظر انداز کیا،لیکن اگلی رات انکو دوبارہ وہی خواب آیا۔حضرت ابراہیمؑ سمجھ گئے کہ انکو بیٹے کی قربانی کا حکم دیا جا رہا ہے(حالانکہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ سے بہت محبت کرتے تھے لیکن وہ اس مشکل ترین کام کے لیے تیار ہو گئے)حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو اپنے ساتھ عرفات کے پہاڑ پر جانے کے لیے کہا اور یہ بھی کہا کہ ایک چھری اور رسی ساتھ لے لیں۔جب وہ منٰی کے مقام سے گزر رہے تھے تو حضرت ابراہیمؑ کے پاس شیطان آیا اور انکو حکمِ خداوند سے روکنے لگا کہ بیٹے کو قربان نہ کریں ۔لیکن ابراہیمؑ نے اس سے منہ پھیر لیا اور اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔جب وہ دونوں پیغمبرؑ عرفات کے مقام پر پہنچے تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو اللہ کے حکم کے متعلق بتایا کہ اے بیٹے !اللہ نے مجھے آپکی قربانی کا حکم دیا ہے۔جب حضرت اسماعیلؑ نے سنا تو اللہ تعالی اور اپنے والد کی فرمانبرداری کرتے ہوئے فورا حکم قبول کر لیا۔حضرت اسماعیلؑ نے اپنے والد سے کہا کہ آپ میرے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دیں تا کہ ذبح ہوتے وقت میں تکلیف کی وجہ سے آپکو روک نہ سکوں ۔حضرت ابراہیمؑ نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی تا کہ بیٹے کی تکلیف کو نہ دیکھیں۔پھر آپ نے اللہ کے حکم کے مطابق بیٹے کے گلے پر چھری چلا دی۔جب آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیٹے کی جگہ ایک دنبہ ذبح ہوا ہے اور حضرت اسماعیلؑ پاس کھڑے مسکرا رہے ہیں ۔تب آپکو ایک آواز آئی کہ پریشان نہ ہوں اللہ تعالی اپنے فرمانبردار بندوں کے ساتھ ہے۔وہ ایک بہت مشکل امتحان تھا جس میں ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کامیاب ہوئے۔ہر سال ذوالحج کے مہینہ میں بہت سے مسلمان دنیا بھر سے مکہ مکرمہ آتے ہیں ۔یہ حجاج کرام مکہ،منٰی اور عرفات جاتے ہیں اور ان جگہوں کی زیارت کرتے ہیں جہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ رہے اور تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیا۔یہ حجاج ابراہیمؑ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں کی تھی۔پیارے بچو !اس واقعے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ بچوں کو ہمیشہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہونا چاہیے،اسطرح اللہ ہم سے خوش ہوں گے اور بڑی عید جیسے انعامات سے نوازیں گے۔جب ہم اللہ کا حکم مانیں گے تو ہم شیطان کو بھی ہرا سکتے ہیں کیونکہ وہ ہمیں اللہ کے راستے سے بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔ہم عزم کرتے ہیں کہ ہم اپنے والدین کی فرمانبرداری کرینگے۔

حدیث

طَلَبُ الْعِلمِ فَرِیضَۃٌ عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ(صحیح بخاری)۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

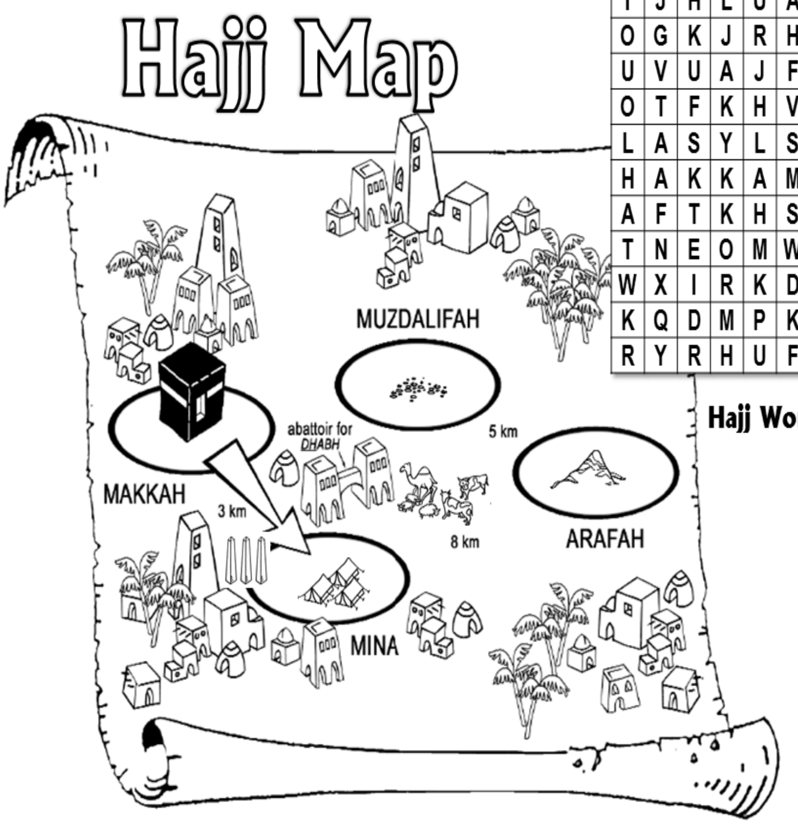

I	J	H	L	U	A	M	B	H
O	G	K	J	R	H	U	O	L
U	V	U	A	J	F	Z	I	K
O	T	F	K	H	V	D	M	Z
L	A	S	Y	L	S	A	I	E
H	A	K	K	A	M	L	U	T
A	F	T	K	H	S	I	D	T
T	N	E	O	M	W	F	V	O
W	X	I	R	K	D	A	Q	U
K	Q	D	M	P	K	H	Q	J
R	Y	R	H	U	F	K	C	Y

Hajj Word Search

Quaid's message

بچے والدین سے سیکھتے ہیں اور گھریلو ماحول کا اثر لیتے ہیں۔والدین کے طرز عمل سے بچے نے اپنی زندگی کا رخ متعین کرنا ہوتا ہے۔جو کچھ والدین کرتے ہیں اس کا براہ راست اثر بچے کی عادات نفسیات اور شخصیت پر پڑتا ہے۔

گلدستہ

زندگی کا ایک رخ روحانیت ہے

خواتین میں ایلوویرا کا استعمال بے حد مقبول ہے

ایلوویرا کے فوائد، اقوال، کچن کارنر

مرتبہ
ادیبہ شہزادی

زندگی بھی عجیب چیز ہے۔ حقیقت میں زندگی کئی ایک مدارج میں طے ہوتی ہے۔ ایک وقت انسان شیر خوارگی کی حالت میں ہوتا ہے، تب وہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ اس حالت میں انسان سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے بالکل عاری ہوتا ہے۔ بھوک لگتی ہے تو روتا ہے۔ کوئی گُدگُدی کرے تو پہلے عجیب محسوس کرتا ہے پھر رو دیتا ہے یا ہنس دیتا ہے۔

بچہ ایک ایسے مقام پر بھی ہوتا ہے جب اسے چیزیں بلیک اینڈ وائٹ نظر آتی ہیں اور پھر جب وہ چند ہفتے زندگی بسر کرلیتا ہے تو اسے یہ دنیا رنگین نظر آنا شروع ہوجاتی ہے اور شاید انسان اسی رنگینی کے باعث ہی بعد میں رنگین مزاج بھی ہوجاتا ہے۔ یہ قدرت کے کام ہیں۔ لڑکپن میں انسان خود میں چند تبدیلیاں محسوس کرتا ہے۔ پھر شادی کی عمر ہوتی ہے۔ آزادی سے انسان اچانک سنجیدہ زندگی کی طرف آجاتا ہے۔

> **جو لوگ مقصد پالیتے ہیں وہ تو شاید کامیاب ہی ہوتے ہیں اور جو مقصد کو پالینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، وہ بے مقصد زندگی گزارنے والوں سے تو بہرحال بہتر رہتے ہیں**

پھر انسان پر ادھیڑ پن آتا ہے اور اس کے بعد بڑھاپا آتا ہے۔ یہ زندگی کے ظاہری مدارج ہیں جو ایک باپ اور نانا، دادا بننے والے شخص پر گزرتے ہیں۔

زندگی کا دوسرا رخ روحانیت کا ہے۔ کچھ انسان بس کھاتے پیتے زندگی بسر کرجاتے ہیں اور کچھ اپنے ہونے یا دنیا میں آنے کے مقصد کی آگاہی کے لیے سرگرداں رہتے ہیں۔ جو لوگ مقصد پالیتے ہیں وہ تو شاید کامیاب ہی ہوتے ہیں اور جو مقصد کو پالینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، وہ بے مقصد زندگی گزارنے والوں سے تو بہرحال بہتر رہتے ہیں۔

جو مقصد کو پالیتے ہیں یا اس کے حصول کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں، وہ شاید اس رنگ کی حکمت کو پہچان گئے ہوتے ہیں جو انہوں نے اپنی شیر خوارگی کے پہلے ہفتوں میں محسوس کیا ہوتا ہے، جب وہ بلیک اینڈ وائٹ سے رنگوں کی دنیا میں لوٹے تھے۔ ان میں کئی ایسے ہیں جو جنگلوں، بیابانوں اور پہاڑوں کی گپھاؤں میں اسلام آباد کے ڈپٹی سیکرٹریوں اور بیوروکریٹس کی طرح رہبانیت کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ وہ شاید خود کو تو کسی حد تک آسانی میں رکھ پاتے ہوں گے لیکن ان کے اس Colour ful vision کا عام لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ لیکن جو لوگ ہم میں رہ کر یا ڈیروں

میں بیٹھ کر محبت کا درس دیتے ہیں وہ زیادہ بہتر ہیں۔

ہمارے بابا جی نور والے کہا کرتے تھے کہ ’’جو لوگوں کو آسانی عطا کرے وہ بابا ہوتا ہے اور جو لوگوں کو آسانی عطا نہ کرے وہ بابا نہیں ہوسکتا‘‘۔ (زاویہ سے اقتباس)

اقوال

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

☆ ہمیشہ بروں کی صحبت سے بچا کرو، وہ نیکوں کے بارے میں بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

☆ صبر دو طرح کا ہے ایک یہ کہ بلا اور مصیبت میں صبر کیا جائے، دوسرا یہ کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے صبر کیا جائے۔ یہ صبر نہ دوزخ کے ڈر سے ہو اور نہ بہشت کی خواہش میں، بلکہ خالصتاً اللہ کے لیے ہو۔

کچن کارنر

کشمیری باقر خانی بنانے کا طریقہ

اجزاء:

میدہ	1/2 کلو
مکھن	250 گرام
انڈے	دو عدد
چینی	ایک چائے کا چمچ
پانی	حسب ضرورت
نمک	حسب ذائقہ
تل	4 کھانے کے چمچ

ترکیب:

۱۔ ایک پیالے میں میدہ، ایک انڈا، نمک، چینی، دو کھانے کے چمچ مکھن اور پانی ڈال کر گوندھ لیں۔

۲۔ اب ڈو کو روٹی کی طرح رول کرلیں۔

۳۔ پھر درمیان میں مکھن شامل کریں اور چار سائیڈز میں فولڈ کریں۔

۴۔ دوبارہ سے رول کریں اور اس طریقہ کار کو پانچ سے چھ دفعہ دہرائیں۔

۵۔ اب ڈو کو آٹھ برابر حصوں میں تقسیم کرلیں اور پھر رسی کی طرح رول کریں اور پھر چکروں میں رول کریں۔

۶۔ پھر انڈے کے ساتھ برش کریں اور اوپر تل چھڑک دیں۔

۷۔ اوون میں دو سو ڈگری سینٹی گریڈ پر بارہ سے پندرہ منٹ کے لیے بیک کریں۔

ایلو ویرا کے فوائد

ایلو ویرا ایک ایسا پودا ہے جس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یورپی تحقیق کے مطابق ایلو ویرا گودے میں بے شمار خواص پائے جاتے ہیں۔ یہ معدے کے امراض، جلد کی خرابی، دانت کا درد، بال جھڑنے یا سر کی خشکی، جوڑوں اور پٹھوؤں کا درد اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایلو ویرا کمر درد اور جوڑوں کے درد میں افاقہ دیتی ہے اس کے موثر علاج کے لیے روزانہ ایک پتے کا گودا کھانا مفید ہے۔ خواتین میں ایلو ویرا کا استعمال بے حد مقبول ہے۔ ایلو ویرا کے اندر کا گودا نہ صرف خواتین کے چہرے کی خوبصورتی کو نکھارتا ہے بلکہ جلد کو نرم و ملائم بنانے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

خواتین اگر میک اپ کرنے سے پہلے ایلو ویرا کے گودے کو تھوڑی دیر کے لیے اپنے چہرے پر لگالیں تو اس سے ان کی جلد خشک نہیں ہوگی۔ اگر ایلو ویرا کو عرق گلاب میں ملا کر آنکھوں میں لگایا جائے تو یہ آنکھوں کی بیماریوں میں بھی بہت مفید ہے۔ اگر ایلو ویرا کے گودے کو دودھ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو گردے کے انفیکشن کو ختم کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کی صحت

کالا موتیا بینائی کا خاموش قاتل

سفید موتیا کا موثر علاج آپریشن ہے، آنکھوں کی حفاظت کریں

ڈاکٹر راحیلہ ناز (جنرل ہسپتال لاہور)

انسانی جسم کے اعضاء میں سے آنکھ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔آنکھوں کی قدر اسے معلوم ہوتی ہے جو ان سے معذور ہوجائے۔ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی بہترین نعمت ہیں۔ ان کی ٹھیک سے دیکھ بھال کرنا ہمارا فرض ہے۔ کالا موتیا اور سفید موتیا دو ایسی بیماریاں ہیں جو بینائی کو متاثر کرتی ہیں اور ان کا بروقت علاج ضروری ہے۔ ذیل میں ان موذی بیماریوں سے آگاہی کے لیے قارئین کی نذر کچھ معلومات ہیں: آنکھ میں موجود قدرتی لینز کے دھندلے پن کو سفید موتیا کہا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ عمر رسیدہ ہونا ہے۔ لینز کے دھندلے پن کی وجہ سے روشنی کی شعاعیں پردہ بصارت تک نہیں پہنچ سکتیں جس کی وجہ سے نظر کمزور ہوجاتی ہے۔

علاج:

سفید موتیا کا واضح اور موثر علاج آپریشن ہے۔ آپریشن کے ذریعے دھندلا لینز نکال کر مصنوعی شفاف لینز رکھ دیا جاتا ہے جس سے نظر پہلے کی طرح بحال ہوجاتی ہے۔ بشرطیکہ پردہ بصارت اور آنکھ کے باقی حصے ٹھیک ہوں۔ سفید موتیے کے آپریشن کے دوران یا آپریشن کے بعد پیچیدگیاں ہوسکتی ہیں جن کا علاج ممکن ہے۔

آپریشن کے بعد احتیاطی تدابیر:

۱۔ آپریشن کے بعد تجویز کردہ ادویات کا باقاعدگی سے استعمال کریں۔

۲۔ آنکھ کے اندر پانی، شیمپو یا صابن مت جانے دیں۔

۳۔ آنکھ کو کسی بھی قسم کے کپڑے سے نہ ڈھانپیں۔

۴۔ اپنے معالج کی ہدایت کے مطابق دیئے گئے وقت پر معائنہ ضرور کروائیں۔

کالا موتیا:

انسانی آنکھ میں بننے والے پانی کے نارمل سے زیادہ یا نارمل سے کم مقدار میں اخراج سے آنکھ میں پریشر کے بڑھ جانے کو کالا موتیا کہا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسانی آنکھ میں بینائی کو لے جانے والی نس کو مستقل نقصان سے بینائی کا مکمل خاتمہ بھی ہوسکتا ہے۔ زیادہ تر مریضوں میں کالے موتیے کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی، اسی لیے اس بیماری کو بینائی کا خاموش قاتل بھی کہا جاتا ہے۔

علاج:

آنکھ کے اس پریشر کو کنٹرول کرنے کے لیے ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ کا معالج آپ کو جو ادویات تجویز کرتا ہے ان کا وقت پر استعمال اسی طرح ضروری ہے جس طرح زندہ رہنے کے لیے خوراک۔ اگر یہ پریشر ادویات سے کنٹرول نہ ہوتو اس کے لیے آپریشن کیا جاتا ہے۔ اس آپریشن کے بعد بھی ادویات کے بغیر کالے موتیا پر قابو پانا ناممکن ہے۔ کالے موتیے کے مریضوں کے خاندان کے بقیہ لوگوں کی آنکھ کا معائنہ بھی ضروری ہے تاکہ بروقت اس خطرناک بیماری کو پکڑا جاسکے اور بینائی کو پہنچنے والے مستقل نقصان سے بچا جاسکے۔ ☆☆☆☆☆

دختران اسلام سے خصوصی گفتگو

”جدید طب اور خدمت کی سیاست کا معتبر نام“

ڈاکٹر یاسمین راشد نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں

”اہل خانہ ساتھ نہ دیں تو خواتین سیاست میں متحرک کردار ادا نہیں کر سکتیں“

پینل: ماریہ عروج...ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ

پاکستانی سیاست میں بہت کم نام ایسے ملتے ہیں جنہوں نے اپنی قابلیت کی بنیاد پر سیاست میں نام پیدا کیا ہو، پھر خواتین میں تو یہ تعداد اور بھی کم نظر آتی ہے۔کیونکہ ہمارے ہاں خواتین زیادہ تر خاندانی پس منظر سے ہی سیاست میں قدم رکھتی ہیں۔پاکستانی سیاست میں ایسی ہی ایک خاتون جنہوں نے اپنی قابلیت کے دم پر سیاست میں قدم رکھا مسلسل محنت سے مقبول ترین لیڈر کے طور پر سامنے آئیں۔انہوں نے حالیہ الیکشن میں NA.120 سے پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے حصہ لیا، وہ اس نشست پر کامیاب تو نہ ہوسکیں البتہ ان کی مقبولیت میں مزید اضافہ دیکھنے میں آیا اور وہ خواتین کی مخصوص نشستوں سے ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب منتخب ہوئی ہیں۔ اس خاتون سیاست دان کا نام ڈاکٹر یاسمین راشد ہے۔

آپ 21 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئیں۔میٹرک کا امتحان لاہور کانونٹ سے پاس کیا۔ لاہور کالج سے FSC کی جبکہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج سے MBBS کیا۔ بعد ازاں UK سے MRCOG اور FRCOG کی ڈگری حاصل کی اور پاکستان واپس آکر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ اور بطور پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ریٹائرڈ ہوئیں۔

آپ نے لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں Reproductive health کا پہلا ریسرچ سنٹر قائم کیا۔ جس میں اس وقت نیشنل اور انٹرنیشنل لیول کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔

اس کے علاوہ Alzheimer's Pakistan کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو کہ الزائمر کی بیماری پر کام کر رہا ہے۔الزائمرز ایک دماغی مرض ہے جو اکثر اوقات 65 برس سے زائد عمر کے افراد پر حملہ آور ہوتا ہے۔یہ مرض انسان کو آہستہ آہستہ موت کی طرف دھکیل دیتا ہے۔اس ادارے میں اس بیماری کے متعلق لوگوں کو آگاہی دی جاتی ہے نیز اس بیماری سے لڑنے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ڈاکٹر یاسمین نے الزائمر کے شکار مریضوں کے لیے ڈے کیئر سنٹرز بھی قائم کیے ہیں۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر یاسمین راشد نے تھیلیسمیا کی بیماری کی تشخیص کے لیے بھی بہت کام کیا ہے تھیلیسمیا ایک موروثی بیماری ہے، یعنی یہ والدین کی جینیاتی خرابی کے باعث اولاد میں منتقل ہوتی ہے۔اس بیماری کی وجہ سے مریض کے جسم میں خون کم بنتا ہے۔ڈاکٹر یاسمین نے جینیٹک لیول پر تھیلیسمیا کی Prenatal تشخیص کی سہولت فراہم کی ہے اور پاکستان میں اس نوعیت کا پہلا ٹیسٹ کیا۔اب تک آٹھ سو سے زائد جوڑوں کو اس کی سہولت دی جا چکی ہے۔مسلم دنیا میں پاکستان وہ پہلا ملک تھا جس میں سب سے پہلے اس ٹیسٹ کی سہولت دی گئی اور اس کے جواز میں تمام مکاتب فکر سے باقاعدہ فتویٰ لیا گیا۔ انہوں نے ۱۹۹۵ء میں گنگا رام ہسپتال لاہور میں تھیلیسمیا کے شکار بچوں کے لیے پاکستان کا سب سے پہلا سنٹر قائم کیا۔

آپ نے پورے پاکستان میں سب سے پہلے پانی کے متعلق آگاہی مہم کا آغاز کیا اور لوگوں کو پانی کی تیزی سے ہونے والی کمی کے متعلق آگاہی دی۔لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ پانی کے استعمال میں احتیاط سے کام لیں اور پانی ضائع نہ کریں۔

ان کی انہی خدمات کے اعتراف میں جولائی 2018ء کے عام انتخابات میں پاکستان تحریک انصاف کی نومنتخب حکومت میں آپکو وزارت صحت کے لیے نامزد کیا گیا۔ دختران اسلام کی جانب سے ایک وفد نے ڈاکٹر یاسمین راشد سے ملاقات کی اور انہیں پارٹی کی جیت پر مبارکباد پیش کی بعد ازاں دختران اسلام کے لیے ان کا خصوصی انٹرویو بھی کیا گیا جو کہ قارئین کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔

س:پاکستانی سیاست میں بہت کم خواتین ایسی ہیں جنہوں نے انتخابی سیاست میں استقامت کا مظاہرہ کیا آپکی جدوجہد کے پیچھے کیا motivation تھی؟

ج:جب میں نے سیاست میں قدم رکھنے کا سوچا تو میرا خیال تھا کہ میں کسی ایسی جماعت کے ساتھ شریک ہوں جو عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے اور ملک میں حقیقی تبدیلی کے لیے کوشش کرے مجھے یہ خوبی تحریک انصاف میں نظر آئی لہذا میں نے اس میں شمولیت اختیار کرلی۔ پھر سیاست میں آنے کے لیے مجھے گھر سے بھی مکمل حمایت حاصل تھی ،اگر گھر سے حمایت حاصل نہ ہو تو انسان سیاست میں نہیں آسکتا۔ میرے سسرال کا تعاون بھی بہت زیادہ رہا حتی کہ میں نے میڈیکل کی تعلیم بھی شادی کے بعد حاصل کی۔ مجھے تعلیم اور سیاست دونوں کے لیے گھر والوں نے مکمل سپورٹ کیا ۔میرا سیاست میں آنے کا مقصد روایتی سیاستدانوں کی طرح ذاتی مفاد نہیں تھا بلکہ عوام کی فلاح و بہبود تھا جو کہ میں الیکشن نہ جیتنے کے باوجود کرتی رہی یہی میری استقامت کی وجہ تھی۔

س:حالیہ الیکشن میں خواتین کا اچھا ٹرن آؤٹ دیکھنے میں آیا ہے،کیا آپ اس کو معاشرے کی سوچ کی تبدیلی کا نام دیں گی؟

ج:خواتین کا ووٹ ڈالنا بہت ضروری ہے،کیونکہ ملک کا مستقبل ان سے وابستہ ہے۔ ہر ماں یہ چاہتی ہے کہ اس کے بچے کا مستقبل شاندار ہو یہی وجہ ہے کہ اس مرتبہ خواتین نے کثیر تعداد میں ووٹ کاسٹ کیا ۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خواتین کی طرف بھی شعوری ترقی ہو رہی ہے اور مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی کہ پاکستان کے پسماندہ علاقوں خصوصا تھر جیسے علاقے کی خواتین نے بھی ووٹ کاسٹ کیا ۔ہم نے بارہا خواتین کو یہ کہا تھا کہ آپکا ووٹ ڈالنا بہت ضروری ہے،کیونکہ آپ پاکستان کی نصف آبادی ہیں اور آپکی رائے بہت اہم ہے۔

س:آپکی حکومت عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کن شعبہ جات پر ترجیحی بنیادوں پر کام کرے گی؟

ج:ہم اپنے منشور کے مطابق تعلیم ،صحت اور عوام کے جان و مال کا دفاع پر ترجیحی بنیادوں پر کام کریں گے۔ہماری قیادت بارہا یہ کہہ چکی ہے کہ غریب طبقے کی فلاح و بہبود ہماری اولین ترجیح ہوگی۔

س:آپ نے کہا کہ صحت پر توجہ دیں گی جبکہ آج کے دور میں خواتین کی صحت کے مسائل میں اضافہ ہورہا ہے ،اسکی کیا وجوہات ہیں؟

ج:ہمارے ملک میں بدقسمتی سے پڑھی لکھی خواتین کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔شہروں میں رہنے والے خواتین چونکہ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں لہذا وہ اپنی صحت کا کسی حد تک خیال رکھتی ہیں لیکن دیہی علاقوں میں رہنے والی خواتین اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتیں دوسرا یہ کہ ہماری غذا بہت خراب ہو چکی ہے۔جو غذا ہم لے رہے ہیں اس میں نہ تو وٹامنز ہیں اور نہ ہی نمکیات جبکہ

ہمیں متوازن غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت میں اضافہ ہو۔لہذا بنیادی وجہ غذائی قلت ہے۔

س:آپ خواتین کی صحت کے حوالے سے حکومتی سطح پر کیا اقدامات کریں گی ؟

ج:ہمارے ملک میں زچگی کے دوران خواتین کی اموات کی شرح بہت زیادہ ہے جسکی وجہ مناسب سہولیات کا نہ ہونا ہے۔سب سے پہلے تو اس سلسلہ میں اقدامات کریں گے۔ صحت کی سہولیات پر توجہ دی جائے گی مثلا ایک خاتون کو کسی نہ کسی تربیت یافتہ برتھ اٹینڈنٹ کے سپرد کرنا چاہئے تاکہ اگر کوئی پیچیدگی ہوتو وقت پر پہچان ہو سکے۔دوسرا پاکستان میں Infant martality (بچوں کی اموات) کی شرح بہت زیادہ ہے۔جسکی وجہ سے ہر سال ہزار بچوں میں سے اکیاسی بچے مر جاتے ہیں،اس کو کم کرنے کے لیے کچھ پروگرامز مرتب کیے ہیں جن پر کام کرنا ہے۔اس کے علاوہ صاف پینے کا پانی اور بچوں کی غذا کو یقینی بنانا ہے۔

س:ورکنگ ویمن کی مشکلات بہت زیادہ ہیں،ان کی آسانی کے لیے آپ کیا اقدامات کریں گی؟

ج:بلاشبہ ورکنگ ویمن کی مشکلات بہت زیادہ ہیں۔مثلا جن خواتین کے بچے چھوٹے ہیں ان کے لیے ملازمت کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔لہذا ہر بڑی کمپنی کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہاں ڈے کیئر سنٹرز قائم ہوں تاکہ خواتین ذہنی سکون کے ساتھ اپنا کام کرسکیں۔ ان شاء اللہ ہم اس سلسلے میں عملی اقدامات کریں گے۔

س: سانحہ ماڈل ٹاؤن کے لواحقین آج تک انصاف کے منتظر ہیں اس بارے میں کیا کہیں گی؟

ج:سانحہ ماڈل ٹاؤن ایک ایسا واقعہ ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔معصوم نہتے لوگوں کو گولیاں ماری گئیں ،بے گناہ عورتوں کو شہید کیا گیا سینکڑوں افراد زخمی ہوئے۔اس کے جواب دہ اس وقت کے وزیر اعلی پنجاب ہیں۔میرا کوئی پروگرام ایسا نہیں ہوتا جس میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کا ذکر نہ کرتی ہوں،اوران کے لیے انصاف کے حصول کی بات نہ کرتی ہوں۔

س:کیا تحریک انصاف کی حکومت میں ان شہیدوں کو انصاف مل سکے گا؟

ج: اگر ملک میں انصاف کا فقدان ہو تو کوئی بھی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔انشاء اللہ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہیدوں کو انصاف اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کو سزا ضرور ملے تاکہ کوئی بھی حکمران آئندہ طاقت کے ظالمانہ مظاہرے سے گریز کرے۔

س:شہید تنزیلہ امجد کی بیٹی بسمہ کے لیے کیا پیغام دینا چاہیں گی؟

ج:یہ بہت دکھ بھری داستان ہے۔ ماں کے بغیر زندگی بہت ادھوری رہ جاتی ہے۔ بچے کو ہر عمر میں ماں کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بیچاری تو بہت چھوٹی تھی جب اس کی والدہ کا انتقال ہوا ۔مجھے اس بچی سے دلی ہمدردی ہے۔اللہ تعالی اس کو طاقت دے،ہمت دے۔میں تو یہ چاہوں گی کہ وہ پڑھے لکھے اور وکیل بنے۔وکیل بننے کے بعد جہاں بھی ظلم ہو،وہاں اپنی ماں کے نام پر لوگوں کو انصاف دلوائے۔

تنظیمات و کارکنان متوجہ ہوں!

اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آشنائی اور قرآن و سنت کی آفاقی اقدار کے فروغ کے لیے ملک بھر میں موجود منہاج القرآن کی تنظیمات اور کارکنان کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے علمی، فکری، روحانی اور تربیتی موضوعات پر ہزاروں نایاب خطابات کی مخصوص تعداد میں سی ڈیز مرکز نے مفت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس سلسلہ میں تنظیمات اور کارکنان مرکزی سیل سنٹر پر فوری رابطہ کریں۔ 042-111-140-140, Ext:131 , 042-35168514

اسلام امن ومحبت کا درس دیتا ہے

جہاد کی غلط تشریح سے نوجوان نسل کو گمراہ کیا گیا

ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کا تنظیمی دورہ یورپ: رپورٹ

عصر حاضر میں انسانی اقدار کی زبوں حالی نے جہاں معاشرے کو من حیث القوم تباہ و برباد کر دیا ہے وہاں مغربی ممالک میں نوجوان نسل کے سامنے اسلامی تعلیمات کو یوں خلط ملط کر کے پیش کیا جا رہا ہے کہ جس کی وجہ وہ اسلام سے منحرف ہوتے جا رہے ہیں۔ جہاد کی غلط تشریحات کر کے نوجوان نسل کو دہشت گردی کے رستے پر ڈالا جا رہا ہے اس فتنہ کا قلع قمع کرنے کے لیے تحریک منہاج القرآن کے بانی ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے یورپ میں مقیم مسلمانوں بالخصوص نوجوان نسل کو اخلاقی پستی سے نکالنے کے لیے خصوصی تربیتی نشستوں کے ذریعے اپنا اہم کردار ادا کیا اس سلسلہ میں آپ نے حال ہی میں یورپ دورہ کیا جس میں ساؤتھ لندن، نارتھ لندن، سپین، اٹلی، ڈنمارک، نیلسن اور سویڈن شامل ہیں۔

انہوں نے نوجوان نسل کو یہ پیغام دیا کہ اسلام کا انتہا پسندی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام تو امن، محبت اور بھائی چارے کو عام کرنے کا درس دیتا ہے۔

اس دورہ یورپ میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری، محترمہ باسمہ حسن قادری، محترم حماد مصطفیٰ المدنی، محترم احمد مصطفیٰ العربی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ بیرون ملک مقیم خواتین کی تربیت کے لیے ڈاکٹر غزالہ حسن قادری نے مختلف ممالک کی خواتین کے ساتھ تربیتی نشستوں میں موثر لیکچرز دیئے۔

سسٹرز لیگ سپین کے زیر اہتمام خواتین کے لیے ٹریننگ ورکشاپ میں ڈاکٹر غزالہ حسن قادری نے خصوصی لیکچر دیا۔ ورکشاپ میں سپین کے مختلف شہروں سے سسٹرز لیگ کی ممبرز نے شرکت کی۔ ڈاکٹر غزالہ حسن نے اپنے خطاب میں کہا کہ خواتین مغرب میں رہتے ہوئے یہ مت بھولیں کہ ان کی اولین پہچان ایک مسلمان خاتون کی ہے اور انہیں مسلمان ہونے پر فخر ہونا چاہئے۔ مسلمان ہونے کے ناطے ان کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ خود کو بہترین مسلمان بنائیں۔ خواتین کے لیے لازم ہے کہ وہ بطور مسلمان اپنے لباس کا خیال رکھیں جو ان کی پہچان ہے۔

اس طرح منہاج سسٹرز لیگ ناروے (اوسلو) کے زیر اہتمام ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کی خصوصی تربیتی نشست ہوئی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ اسلام کی روح کو مسخ کر کے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ نہ کریں۔ ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے نوجوان نسل میں دین اسلام کے جذبے کو بیدار کیا اور مسلمان ماؤں کی یہ ذمہ داری ہے وہ خود بھی دین پر عمل پیدا ہوں اور آنے والی نسلوں کی اسلام کے مطابق تربیت کریں تاکہ ان کی دنیا اور آخرت محفوظ ہو سکے۔ نشست کے اختتام پر انہوں نے خصوصی دعا بھی کی۔☆☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

MSM سسٹرز کے زیر اہتمام بسلسلہ یوم آزادی ملک گیر شجرکاری مہم

نوجوان نسل کسی بھی ملک کے مستقبل کی محافظ اور اس کی روایات کی امین ہوتی ہے۔ ان کے جذبے اور ولولے کے سامنے ساری طاقتیں ہیچ نظر آتی ہیں۔ جس ملک کی نوجوان نسل حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہوتو وہ ملک کبھی زوال پذیر نہیں ہوسکتا۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز نے پاکستان کے 71 ویں یوم آزادی کے موقع پر نوجوانانِ پاکستان کے جذبہ حب الوطنی کو مزید جلا بخشنے کے لیے ملک کے مختلف شہروں کی یونیورسٹیز اور کالجز کی طالبات کے اشتراک سے 11 تا 14 اگست شجرکاری مہم بعنوان Treedom Movememnt کا انعقاد کیا۔ جس میں لاہور، گوجرانوالہ، مریدکے، گجیانہ نو، خانقاہ ڈوگراں، فیصل آباد، سیالکوٹ، سرگودھا، جہلم، راولپنڈی، اسلام آباد، ٹیکسلا، واہ کینٹ، سمبڑیال، کراچی، ملتان، رحیم یار خان اور کشمیر کی طالبات نے بھرپور حصہ لیا۔ اس تحریک کے تحت ایک فرد 10 پودوں کے نعرہ کے ساتھ ملک بھر میں تقریباً 5000 پودے لگائے گئے۔ اس مہم کا مقصد ارض وطن کو فضائی آلودگی سے بچانے کے لیے درختوں کی تعداد میں اضافہ تھا۔ طالبات نے بھرپور جوش و جذبے کے ساتھ اس مہم کو کامیاب بنایا۔

؎ خدا کرے میری ارض پاک پر اترے　　　وہ فصلِ گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

زونل نگران خیبر پختونخوا کا دس روزہ تنظیمی وزٹ

منہاج القرآن ویمن لیگ مشن کے فروغ کے لیے ہمہ وقت مصروف عمل ہے اس سلسلہ میں وژن 2025ء کے باقاعدہ نفاذ کے لیے مرکزی زونل نگران گاہے بگاہے اپنے زونز کے تنظیمی وزٹس کے ذریعے تحریک منہاج القرآن میں نئے رفقاء کا اضافہ کررہی ہیں گزشتہ ماہ زونل نگران خیبر پختونخوا محترمہ اُم حبیبہ نے خیبر پختونخوا کا دس روزہ تنظیمی دورہ کیا۔ اس وزٹ میں محترمہ ارشاد اقبال (زونل نگران شمالی پنجاب) بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ خیبر پختونخوا جیسے مشکل علاقے میں جہاں خواتین کے لیے کام کی مشکلات بہت زیادہ ہیں محترمہ ام حبیبہ نے کامیاب میٹنگز کا انعقاد کیا۔ تقریباً 6 اضلاع، 8 تحصیلات اور آٹھ یوسیز میں پہلی مرتبہ ویمن لیگ کی تنظیم سازی کی گئی۔ علاوہ ازیں مختلف علاقہ جات میں تقریباً 37 حلقات درود قائم کئے گئے۔ اس وزٹ کے دوران مردان، کوہاٹ، گھمکول شریف، پشاور، ہری پور، حویلیاں، ایبٹ آباد، مانسہرہ، بالاکوٹ، وڈیگہ، نوشہرہ، پسوال میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی تنظیمات کے ساتھ تربیتی نشستوں کا اہتمام بھی کیا گیا۔ وزٹ کے اختتام پر مذکورہ علاقوں سے تقریباً 80 لائف ممبرز اور دس نئے رفقاء بھی منہاج القرآن میں شامل ہوئیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ٹیم نے اس کامیاب وزٹ پر محترمہ اُم حبیبہ کو مبارکباد پیش کی۔ ☆☆☆☆☆

انتقالِ پُر ملال

گزشتہ ماہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی دیرینہ رفیق و کارکن اور سابقہ ناظمہ تربیت کراچی محترمہ افشین آصف قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صدر منہاج القرآن ویمن لیگ محترمہ فرح ناز، نائب صدر محترمہ افنان بابر، ناظمہ محترمہ سدرہ کرامت اور تمام مرکزی ٹیم نے ان کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور ان کی بخشش و مغفرت کے لیے خصوصی دعا کی۔

ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کے دورۂ یورپ کی تصویری جھلکیاں

(نیلسن)

(لندن)

(سپین)

تربیتی نشست (اوسلو)

مالمو (سویڈن)

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
SEP-2018
LAHORE
Regd CPL No.45

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فضائل و مناقبِ اہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام

اور دیگر موضوعات پر اِیمان اَفروز علمی و تحقیقی کتب

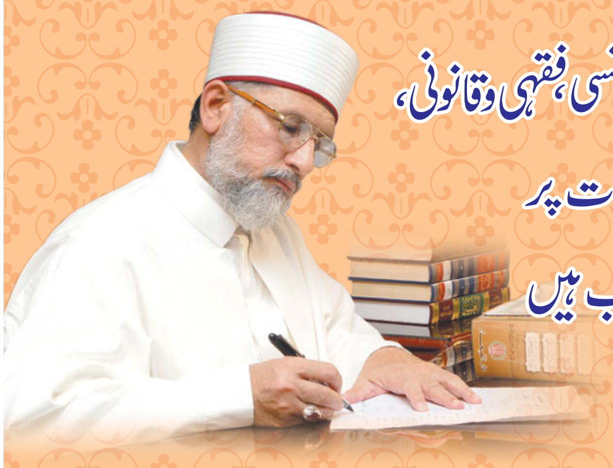

علمی و عملی، اخلاقی و روحانی، تعلیمی و سائنسی، فقہی و قانونی،

انقلابی اور فکری و عصری موضوعات پر

550 سے زائد کتب دستیاب ہیں